خدا تعالیٰ کو اپنا کفیل بنا کر حصولِ مغفرت و رحمت کی دُعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام ستر ایمان لانے والوں کو لے کر دامن طور میں الٰہی اشارہ کے ماتحت گئے تو وہاں زلزلہ آ گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خیال کیا کہ شاید قوم کے شرک کی سزا ہے، جس پر آپؑ نے یہ دعا کی:

اَنۡتَ وَلِیُّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَیۡرُ الۡغٰفِرِیۡنَ﴿۱۵۶﴾

(سورۃ الاعراف:156)

تو ہمارا کفیل اور دوست ہے پس ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بخشنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔

ارادہ و عمل میں برکت کی دُعا

حضرت عبد اللہؓ بن یزید الانصاری کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ اپنی دعاؤں میں (محبتِ الٰہی کی) یہ دُعا بھی پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ ارۡزُقۡنِیۡ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنۡ یَّنۡفَعُنِیۡ حُبَّہٗ عِنۡدَکَ اَللّٰھُمَّ مَا رَزَقۡتَنِیۡ مِمَّا اُحِبُّ فَاجۡعَلۡہُ قُوَّۃً لِّیۡ فِیۡمَا تُحِبُّ، وَ مَا زَوَیۡتَ عَنِّیۡ مِمَّا اُحِبُّ فَاجۡعَلۡہُ فَرَاغًا لِّیۡ فِیۡمَا تُحِبُّ،

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب 74)

ترجمہ اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا کر اور اس کی محبت بھی جس کی محبت مجھے تیرے حضور فائدہ بخشے۔ اے اللہ! میری محبوب چیزیں جو تو مجھے عطا کرے ان کو اپنی محبوب چیزوں کی خاطر میرے لئے قوت کا ذریعہ بنا دے اور میری جو پیاری چیزیں تو مجھ سے علیحدہ کر دے ان کے بدلے اپنی پسندیدہ چیزیں مجھے عطا فرما دے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دُعا

حضرت ابو درداء بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام جو سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار تھے۔ (حصولِ محبتِ الٰہی کی) یہ دُعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَن یُّحِبُّکَ وَالۡعَمَلَ الَّذِیۡ یُبَلِّغُنِیۡ حُبَّکَ۔ اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنۡ نَفۡسِیۡ وَاَھۡلِیۡ وَمِنَ الۡمَآءِ الۡبَارِدِ۔

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب 73)

اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ اور میں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! اپنی محبت میرے دل میں اتنی ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے مال، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔

(خَزِیۡنَۃُ الدُّعَاءِ ، مناجاتِ رسول ﷺ، صفحات 11، 53-54)

جلد نمبر 3 وفا 1403 ہش — جولائی 2024ء ذوالحجہ 1445۔ محرم 1446 ہجری شمارہ نمبر 7

اس شمارے میں

ادارتی بورڈ

لکھنے کا پتہ:
Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

اے میرے ربّ! اس شہر کو امن کی جگہ بنا دے

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا الۡبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجۡنُبۡنِىۡ وَبَنِىَّ اَنۡ نَّعۡبُدَ الۡاَصۡنَامَ ۝ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضۡلَلۡنَ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ‌ ۚ فَمَنۡ تَبِعَنِىۡ فَاِنَّهٗ مِنِّىۡ‌ ۚ وَمَنۡ عَصَانِىۡ فَاِنَّكَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝ رَبَّنَاۤ اِنِّىۡۤ اَسۡكَنۡتُ مِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ بِوَادٍ غَيۡرِ ذِىۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَيۡتِكَ الۡمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ فَاجۡعَلۡ اَفۡـئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهۡوِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ وَارۡزُقۡهُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡكُرُوۡنَ ۝

(ابراہیم: 36-38)

اور (یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا اے میرے ربّ! اس شہر کو امن کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے بچا کہ ہم بتوں کی عبادت کریں۔ اے میرے ربّ! انہوں نے یقیناً لوگوں میں سے بہتوں کو گمراہ بنا دیا ہے۔ پس جس نے میری پیروی کی تو وہ یقیناً مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تُو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے ربّ! یقیناً میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں تیرے معزز گھر کے پاس آباد کر دیا ہے۔ اے ہمارے ربّ! تاکہ وہ نماز قائم کریں۔ پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کر تاکہ وہ شکر کریں۔

تفسیر بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ:

حضرت نبی کریمؐ سے پہلے جو لوگ دنیا میں سب سے بڑے آدمی گزرے ہیں۔ ان سب کے سرتاج حضرت ابراہیمؑ تھے۔ یاد رکھو دنیا میں دو خلیل گزرے ہیں۔ ایک خلیل الرحمٰن ابراہیمؑ ہیں۔ دوسرے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم۔ مجھے کسی تیسرے کا نام معلوم نہیں۔

تم نے سنا ہوگا کہ سارا یورپ۔ ساری امریکہ اور پھر سب مسلمان ابراہیمؑ کو راست باز اور عظیم الشان مانتے ہیں۔ اتنے بڑے عظیم الشان انسان کی بات خاص توجہ کے قابل ہے۔ سنو کہ وہ اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے کیا چاہتا ہے رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا الۡبَلَدَ اٰمِنًا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی سارہ سے ایک معاہدہ کیا تھا کہ ہم تیری ایک بات مان لیں گے چنانچہ جب ہاجرہ بی بی کے لڑکا پیدا ہوا تو جناب سارہ کو کسی سبب سے دکھ ہوا جس پر انہوں نے کہا کہ اے ابراہیم! بموجب اپنے وعدہ کے اس لڑکے اور اس کی ماں کو ایسے جنگل میں چھوڑ آ جہاں سے ہمیں ان کی کوئی خبر نہ آئے۔ انبیاء ایسے معاہدے خدا کے حکم سے کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے بچے اور بیوی کو اسی کے حکم سے جنگل میں چھوڑ آئے۔ مگر خدا پر ایمان کی یہ کیفیت ہے کہ اس بیابان کو اَلۡبَلَدَ فرماتے ہیں جو آپؑ کو یقین تھا کہ یہ شہر ہو جائے گا۔ (حقائق الفرقان، جلد دوم، صفحات 444-445)

تفسیر بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ:

آپ ﷺ سے پہلے صرف عرب لوگ ہی مکہ جاتے تھے۔ مگر اب آنحضرت ﷺ کے بعد تمام جہان کے لوگ وہاں دوڑے چلے جاتے ہیں۔ پس میرے نزدیک اس دعا میں ایسے رسول کی دعا کی گئی تھی جو سب دنیا کی طرف مبعوث ہو اور جس کی آواز کو سن کر سب دنیا کے لوگ مکہ میں حج کے لیے جمع ہوں اور مکہ کو توحید کا مرکز بنا کر شرک اور مشرکوں سے پاک کر دیا جائے۔ (تفسیر کبیر، جلد 5، صفحہ 175)

مدینہ بھی ہمیں ایسا ہی پیارا بنا جیسا کہ مکہ سے ہمیں محبت ہے

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلاَلٌ .رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا .قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلاَلُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَكَانَ بِلاَلٌ إِذَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ يَقُولُ أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ " اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اَللّٰهُمَّ وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ "۔

(صحیح البخاری، جلد7، کتاب مناقب الانصار، صفحہ 420، حدیث نمبر 3926)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی تھیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت بلالؓ کو بخار ہو گیا۔ کہتی تھیں: میں ان دونوں کے پاس گئی اور پوچھا: ابا آپ اپنے تئیں کیسا پاتے ہیں اور بلالؓ تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ کہتی تھیں: جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بخار چڑھتا تو وہ شعر پڑھتے:

ہر آدمی جب اپنے کنبے میں صبح کو اُٹھتا ہے سلامتی کی دُعائیں دی جاتی ہیں اور حالت یہ ہوتی ہے کہ موت اس کی جوتی کے تسمہ سے زیادہ قریب ہوتی ہے۔ اور بلال رضی اللہ عنہ جب ان سے بخار اتر جاتا تو وہ چلّا کر روتے اور یہ شعر پڑھتے: اے کاش کہ مجھے پتہ ہو آیا میں وادیٔ مکہ میں ایک رات پھر بھی گزاروں گا اور میری آس پاس اذخر اور جلیل گھاس ہوں گے۔ اور آیا کسی دن میں مجنہ کے پانیوں پر پہنچوں گا اور کیا شامہ اور طفیل پہاڑ مجھے دکھائی دیں گے حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور ان کا یہ خیال آپؐ سے بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ بھی ہمیں ایسا ہی پیارا بنا جیسا کہ مکہ سے ہمیں محبت ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر؛ اور اس کو صحت بخش جگہ بنا اور ہمارے لیے اس کے صاع اور مُدّ میں برکت دے اور اس کے بخار کو یہاں سے لے جا کر جحفہ میں اسے ڈال دے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا.

(صحیح البخاری، جلد3، کتاب فضائل المدینة، صفحہ 552، حدیث نمبر 1886)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس آتے اور مدینہ کی دیواریں دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اسے بھی دوڑاتے بوجہ مدینہ کی محبت کے۔

وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ۔

(المقاصد الحسنه فی بیانی کثیرین من الاحادیث المشتہرہ علی السنة (کتاب الایمان))

وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔

وطن سے محبت کا سب سے بہترین طریق بے شک یہ ہے کہ وطن کے امراء اور حکام کے ساتھ مل کر اس کی ترقی اور استحکام میں ہاتھ بٹایا جائے۔ اسی امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؐ فرماتے ہیں کہ

عَلیکَ السمع والطا عةَ فی عُسرِ کَ و یُسرِ کَ و مَنشَطِکَ ومَکرِ ھِک و اثرۃِعلیک۔ (مسلم کتاب الامارۃ)

”تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک، غرض ہر حالت میں تیرے لیے حاکم وقت کے حکم کو سننا (قانونی قواعد کے تابع رہ کر) اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔“

پس اس فرمان بالا سے پتہ چلتا ہے کہ حکام وقت کی اطاعت کرنا ضروری ہے سوائے اس کے کہ وہ مذہبی اَحکامات اور روایات کے مخالف ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں جب انگریزوں کی حکومت تھی اس وقت کے بہت سے علماء اور دیگر لوگ ہر بات میں حکومت کی مخالفت کرتے۔ چاہے وہ ان کے حق میں ہی کیوں نہ ہو۔ یہ مخالفت صرف مذہب کی بنیاد پر تھی۔ آپؑ نے مختلف اشتہارات کے ذریعے حکومت کی معروف احکامات میں اطاعت کی نصیحت فرمائی اور قرآن کریم کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلائی جس میں دشمنی کی بنا پر حق کو باطل کہنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ جس کے سبب لوگ آپ کے مخالف ہوگئے اور آپ کو انگریزوں کا ساتھی قرار دینے لگ گئے۔ آپ کی تصانیف میں متعدد مقامات پر حکومت کے اچھے اوصاف جو واقعی ان میں موجود تھے کا ذکر ملتا ہے آپ ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ:

”میں سچ سچ کہتا ہوں اور تجربہ سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو حق کے لئے ایک جرأت دی ہے۔ پس میں اس جگہ پر مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اُن پر فرض ہے کہ وہ سچے دل سے گورنمنٹ کی اطاعت کریں۔ یہ بخوبی یاد رکھو کہ جو شخص اپنے محسن انسان کا شکر گزار نہیں ہو تا وہ خدا تعالیٰ کا شکر بھی نہیں کر سکتا۔“ (لیکچر لدھیانہ، صفحہ 24)

حضرت مصلح موعودؓ نے قیام پاکستان کی تحریک میں ایک بے نظیر محبِ وطن ہونے کا ثبوت دیا اور نوجوانوں کو کثرت سے جدوجہد آزادی میں حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ قیام پاکستان اور حصول آزادی پر آپ نے تمام مسلمانوں کو نصیحتاً فرمایا کہ:

”پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سانس لینے کا موقع میسر آگیا اور وہ آزادی کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکتے ہیں اب ان کے سامنے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں کہ اگر وہ ان کو اختیار کریں تو دنیا کی کوئی قوم ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتی اور پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے۔“ (خالد، اگست 1997ء)

کوئی قوم اور اُمّت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی نذیر نہ آیا ہو

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میرا یہ مذہب نہیں کہ اسلام کے سوا سب مذاہب بالکل جھوٹے ہیں میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ وہ خدا جو تمام مخلوقات کا خدا ہے وہ سب پر نظر رکھتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ ایک ہی قوم کی پروا کرے اور دوسروں پر نظر نہ کرے۔ ہاں یہ سچ کہ حاکم کے دَورے کی طرح کبھی کسی قوم پر وہ وقت آجاتا ہے اور کبھی کسی پر۔ میں کسی کے لیے نہیں کہتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ایسا ہی ظاہر کیا ہے کہ راجہ رامچندر اور کرشن جی وغیرہ بھی خدا کے راستباز بندے تھے اور اس سے سچا تعلق رکھتے تھے۔ میں اس شخص سے بیزار ہوں جو ان کی نِندیا یا توہین کرتا ہے۔ اس کی مثال کنوئیں کے مینڈک کی سی ہے جو سمندر کی وسعت سے ناواقف ہے۔ جہاں تک ان لوگوں کے صحیح سوانح معلوم ہوتے ہیں اس سے پایا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے خدا کی راہ میں مجاہدات کیے اور کوشش کی کہ اسی راہ کو پائیں جو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی حقیقی راہ ہے۔ پس جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ وہ راستباز نہ تھے وہ قرآن شریف کے خلاف کہتا ہے کیونکہ اس میں فرمایا ہے اِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡہَا نَذِیۡرٌ (فاطر:25) یعنی کوئی قوم اور اُمّت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی نذیر نہ آیا ہو۔ میں بابا نانک صاحب کو بھی خدا پرست سمجھتا ہوں اور کبھی پسند نہیں کرتا کہ ان کو بُرا کہا جائے۔ میں ان کو ان لوگوں میں سے سمجھتا ہوں جن کے دل میں خدا تعالیٰ اپنی محبت آپ بٹھا دیتا ہے۔ پس ان لوگوں کی پیروی کرو اور دل کو روشن کرو۔ پھر دوسروں کی اصلاح کے لیے زبان کھولو۔ اس ملک کی شائستگی اور خوش قسمتی کا زمانہ تب آئے گا جب نِری زبان نہ ہو گی بلکہ دل پر دارومدار ہو گا۔ پس اپنے تعلقات خدا تعالیٰ سے زیادہ کرو۔ یہی تعلیم سب نبیوں نے دی ہے اور یہی میری نصیحت ہے۔ اگر در خانہ کس است حرفے بس است۔ (ملفوظات، جلد ششم، صفحات 362-363)

اس سرزمین (پنجاب) میں بزدلی بہت ہے بہت کم ایسے آدمی ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں اکثر خیال بیوی بچوں کا رہتا ہے دو دو آنہ پر جھوٹی گواہی دیتے ہیں مگر اس کے مقابلہ میں سرزمین کابل میں وفا کا مادہ معلوم ہوتا ہے۔ اسی لیے وہ لوگ قربِ الٰہی کے زیادہ مستحق ہیں (بشرطیکہ مامور من اللہ کی آواز کو گوشِ دل سے سنیں) ... یہاں آجکل لوگ خدا تعالیٰ کو مثلِ غلام کے اپنی مرضی کے تابع کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ غوث، قطب، ابدال اور اولیاء وغیرہ جس قدر لوگ ہوئے ہیں ان کو یہ سب مراتب اسی لیے ملے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم رکھتے چلے آئے کیونکہ افغانستان کے لوگوں میں یہ مادہ وفا کا زیادہ پایا جاتا ہے اس لیے کیا تعجب ہے کہ وہ لوگ ان لوگوں (اہلِ پنجاب) سے آگے بڑھ جاویں اور گوئے سبقت لے جاویں اور یہ پیچھے رہ جاویں کیونکہ وہ لوگ اپنے عہد کے اس قدر پابند ہیں کہ جان تک کی پرواہ نہیں کرتے نہ مال کی نہ بیوی کی نہ بچے کی جس کا نمونہ ابھی مولوی عبد اللطیف صاحب نے دکھایا ہے۔ (ملفوظات، جلد ششم، صفحات 235-234)

https://www.alislam.org/library/browse/volume/Malfuzat_1984/?p=6&l=Urdu#page/234/mode/1up

غیرتِ اسلامی کو اپیل

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال	دِل میں اُٹھتا ہے مِرے سَو سَو اُبال
اِس قدر کَین و تعصّب بڑھ گیا	جس سے کچھ ایماں جو تھا وہ سڑ گیا
کیا یہی تقویٰ یہی اِسلام تھا	جس کے باعث سے تمہارا نام تھا

(حقیقۃالوحی، صفحہ 342۔ مطبوعہ 1907ء)

علامات المقربین

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار	جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار
اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب	کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟
اُسے دے چکے مال و جاں بار بار	ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اُس پاک سے	وہی پاک جاتے ہیں اِس خاک سے

(نشانِ آسمانی، صفحہ 46، حاشیہ۔ مطبوعہ 1892ء)

تاریخ و مقام	خلاصہ
31 مئی 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعہ کا بیان اور فلسطین، سوڈان نیز یمنی اور پاکستانی احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک۔ ☆… حضرت خبیبؓ پہلے صحابی تھے جو اللہ کی خاطر صلیب دیے گئے۔ ☆… شہادت سے قبل حضرت خبیبؓ نے دو نفل نماز ادا کرنے کے بعد کہا کہ میرا دل تو چاہتا تھا کہ نماز کو لمبا کروں لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ تم لوگ یہ نہ سمجھو کہ مَیں موت کو پیچھے ڈالنے کے لیے نماز کو لمبا کر رہا ہوں۔ ☆… اللہ تعالیٰ نے اُن کی لاش کو بے حرمتی سے محفوظ رکھا۔ کفار جو کچھ کرنا چاہتے تھے وہ نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ اس طرح بھی اپنے پیاروں کی حفاظت کرتا تھا۔ ☆… فلسطین، سوڈان نیز یمنی اور پاکستانی احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک۔ ☆… مکرم چودھری منیر احمد صاحب (مربی سلسلہ) ڈائریکٹر فار آمیریکاز اور مسرور ٹیلی پورٹ یو ایس اے (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) اور مکرم عبد الرحمٰن کٹی صاحب آف کیرالہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2024/06/03/98352/
7 جون، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	سریہ بئر معونہ کے حالات و واقعات کا بیان نیز مظلوم فلسطینیوں، پاکستانی احمدیوں اور دنیا کے عمومی حالات کے لیے دعا کی تحریک۔ ☆… اس سریہ میں روانہ ہونے والے سب صحابہؓ نوجوان اور قرآن کے قاری تھے اس وجہ سے اس کو سریۃ القراء کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ ☆… آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفر 4 ہجری میں منذر بن عمروؓ کی امارت میں ستّر صحابہ کی ایک پارٹی روانہ فرمائی جس میں قریباً سارے ہی قاری اور قرآن خوان تھے۔ ☆… اسلام نے تلوار کے زور سے فتح نہیں پائی بلکہ اسلام نے اس اعلیٰ تعلیم کے ذریعہ سے فتح پائی ہے جو دلوں میں اُتر جاتی ہے۔ اور اخلاق میں ایک اعلیٰ درجے کا تغیر پیدا کر دیتی تھی۔ ☆… آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کو واقعہ رجیع اور واقعہ بئر معونہ کی اطلاع قریباً ایک وقت میں ملی۔ اور آپؐ کو اس کا سخت صدمہ تھا۔ ایسا صدمہ نہ اس سے پہلے آپؐ کو کبھی ہوا تھا اور نہ بعد میں کبھی ہوا۔

	☆… مظلوم فلسطینیوں، پاکستانی احمدیوں اور دنیا کے عمومی حالات کے لیے دعا کی تحریک۔ https://www.alfazl.com/2024/06/10/98949/
14 جون، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)، یوکے	غزوہ بنو نضیر کے حالات وواقعات کا بیان نیز پاکستانی احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک۔ ☆… غزوہ بنو نضیر ربیع الاوّل 4ر ہجری میں پیش آیا۔ ☆… بنو نضیر نے آپؐ کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ اپنے تیس ساتھیوں کے ساتھ ہماری طرف آئیں اور ہمارے بھی تیس علماء آئیں گے۔ ☆… آنحضور ﷺ کو اس سازش کا علم ہؤا تو آپؐ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ یہود کے قلعوں کی طرف روانہ ہوئے اور ان کا محاصرہ کر لیا۔ ☆… پاکستانی احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک۔ ☆… مکرم غلام سرور صاحب شہید ابن مکرم بشیر احمد صاحب آف سعد اللہ پور منڈی بہاؤالدین، مکرم راحت احمد باجوہ صاحب شہید ابن مکرم مشتاق احمد باجوہ صاحب آف سعد اللہ پور منڈی بہاؤالدین اور مکرم ملک مظفر خان جوئیہ صاحب کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2024/06/18/99469/
21 جون، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)، یوکے	غزوہ بنو نضیر کے حالات وواقعات کا بیان۔ ☆… آپؐ وحیٔ الٰہی کے مطابق جلد تشریف لے گئے۔ صحابہ کرامؓ کو آپؐ نے اس لیے کچھ نہیں بتایا کہ وہ خطرے کی زد میں نہیں تھے۔ ☆… ایک یہودی کنانہ بن سویرا یا سوریہ نے کہا کہ تورات کی قسم! بلاشبہ میں جانتا ہوں کہ محمدؐ کو خبر کر دی گئی ہے جو تم نے اس کے ساتھ دھوکے کا ارادہ کیا۔ اللہ کی قسم! بلاشبہ وہ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ ☆… مدینہ کو ایک بڑی خون ریزی سے بچانے اور مدینہ کے دفاع کے لیے ان باغیوں کا سدِّباب کرنا ضروری ہو چکا تھا۔ ☆… حضرت علیؓ اُس شخص کا سر کاٹ کر لے آئے جس کا نام ازبک تھا اور جس کا تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے تک پہنچا تھا۔ ☆… کندھے سے کندھا ملا کر باجماعت نماز پڑھنے کے متعلق حضورِ انور کا ایک ارشاد۔ https://www.alfazl.com/2024/06/24/100011/

'مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'

اقبال احمد نجم، ایم اے۔ شاہد
مربّی سلسلہ مجاہد اوّل لاطینی امریکہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

خیرگی سے بدگمانی اس قدر اچھی نہیں
ان دنوں میں جب کہ ہے شورِ قیامت آشکار
ایک طوفاں ہے خدا کے قہر کا اَب جوش پر
نوح کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار
صدق سے میری طرف آؤ اُسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہؤا دن آشکار

(روحانی خزائن، جلد 21، براہین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ 145، مطبوعہ یوکے، 2021ء)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ ظاہر ہو گا گویا وہ آسمان سے اُترے گا۔ اس نے بہت مدّت تک اپنے تئیں چھپائے رکھا اور انکار کیا گیا اور چُپ رہا لیکن وہ اَب نہیں چھپائے گا اور دُنیا اُس کی قدرت کے وہ نمونے دیکھے گی کہ کبھی ان کے باپ دادوں نے نہیں دیکھے تھے۔ (کشتیٔ نوح، روحانی خزائن جلد 19، صفحات 7,6)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اِس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ (تحفہ گولڑویہ' روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 182)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دنیا میں رات دوگنی اور دن چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ 130 سال میں 200 سے زائد ممالک میں پہنچ گئی ہے۔ اور الٰہی نوشتے پورے ہو رہے ہیں۔ اور خاکسار جب لاطینی امریکہ کے ملک گوائٹے مالا میں 1985ء میں پہنچا تھا اور مسجد بیت الاوّل بنوائی جو اس علاقے کی پہلی مسجد تھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس کا افتتاح فرمایا تھا واپس جا کر آپ نے ایک خط عاجز کے نام بھجوایا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی یہ پیشگوئی وہاں بھی پوری ہوتی ہوئی آپ کو نظر آئی ہے آپ فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

9-10-1989

پیارے امیر صاحب گوئٹے مالا،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ کے محبت بھرے استقبال، مہمان نوازی اور شفقت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو آپ نے میرے دورہ کے دوران روا رکھی جبکہ میں صد سالہ جشن تشکر منانے کے سلسلہ میں آپ کے خوبصورت ملک میں سال 1989ء میں آیا تھا۔ احمدیت کی تاریخ کا یہ ایک اہم واقعہ تھا۔ اس کی شاندار مقبولیت سے میں بہت خوش ہؤا ہوں۔ الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایک نئی بیداری پیدا ہوئی ہے اور ہمارے ممبران غیر معمولی جوش اور ولولہ کے ساتھ آگے بڑھے ہیں اور جماعت ایک چھلانگ کے ساتھ دوسری صدی میں داخل ہو کر ایک نئے دور میں داخل ہو گئی ہے۔ اور ہمارے مقدّس بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (تذکرہ) وہاں پر بھی پوری ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ الحمدللہ۔

میں آپ سب کے ساتھ ایک گہری محبت محسوس کرتا ہوں۔ اور جب بھی اسے یاد کرتا ہوں تو میرے جذبات ایک دُعا میں ڈھل جاتے ہیں پس میری خواہش ہے اور میری دعا ہے کہ اُس کی راہ میں آپ تیزی سے آگے بڑھیں اور اپنے آپ کو مقدّس للہی فریضہ یعنی اسلام احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کا دنیا میں حق دار ثابت کریں۔ اور اخلاص و محبت کے ساتھ اس ذمہ داری کو جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کی ہے ادا کرنے والے ہوں اور یہ کہ آپ کی طرف سے ہمیشہ اچھی

خبریں ملتی رہیں۔ آپ سب کے لئے میں ایک للہی رفتار کے ساتھ تبلیغی مساعی میں شاندار ترقی اور صحت و تندرستی اور کشائش کی دعا کرتا ہوں۔

میرا محبت بھرا اسلام سب کو پہنچادیں۔

والسلام

آپ کا خیر خواہ مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع)

حضرت مصلح موعودؓ کی ایک رؤیا

11 مئی 1944ء کے الفضل قادیان میں آپ کا ایک رؤیا شائع شدہ موجود ہے۔ اس میں ذکر ہے کہ آپ نے اپنے فرزندگان حضرت میاں طاہر احمد صاحب اور میاں انور احمد صاحبؒ کو لاطینی امریکہ میں ایک مریض کی نگرانی کے لئے بھجوایا ہے۔ یہ ایک طبی رؤیا ہے جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ خود ہی فرماتے ہیں:

اس خواب کے دو حصے ہیں۔ ایک ہمارا جنوبی امریکہ میں ہونا اور ایک بیمار کا خیال رکھنے کا پروگرام بنانا۔ اور دوسرا ایک شخص کا دکھایا جانا جس کو ہم نے پہلے غیر مسلم سمجھا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وہ دل میں مسلمان تھا۔ اس رؤیا کے دو حصے بتا رہے ہیں کہ یہ خواب کسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ البتہ اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری تبلیغ کے لئے جو نئے راستے کھولنے والا ہے اُن میں جنوبی امریکہ بھی شامل ہے کیونکہ میں نے دیکھا کہ جنوبی امریکہ کے ایک حصہ پر احمدی حکومت قائم ہوگئی ہے۔ جنوبی امریکہ میں دس، گیارہ ریاستیں ہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ خواب کس حصہ کے لئے مقدر ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی یہ خواب میں نے لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں بھجوائی تھی اور دعا کی درخواست کی تھی کہ اس رؤیا کے پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایک بنیادی اینٹ بنادے۔ جس پر آپ نے فرمایا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیارے عزیزم اقبال احمد نجم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ تو اہم رؤیا ہے۔ اور جنوبی امریکہ کے علاقوں میں احمدیت کے نفوذ کی بشارت اس میں عطا کی گئی ہے۔ اللہ کرے کہ ہماری زندگیوں میں ہی ہماری توقعات سے بھی بڑھ کر بڑی شان کے ساتھ ان علاقوں میں بلکہ ساری دنیا میں احمدیت پھیلے اور خوب ترقی کرے۔ آپ کی نیک خواہشات بھی پوری فرمائے اور غیر معمولی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ کان اللہ معکم۔

والسلام

مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

خلافتِ خامسہ کی برکات

خلافتِ خامسہ کے ان سالوں میں لاطینی امریکہ کے ممالک میں مبلغین کی تقرریاں ہوئیں اور مشورے سے کام شروع ہو گیا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2019ء کے موقع پر پہلی مرتبہ لاطینی امریکہ کے ممالک کی نمائندگی ہوئی ہے اور بعض ممالک کے مبلغین وہاں کے نَو مبائعین یا ملکی نمائندوں کے ساتھ شریک ہوئے ہیں۔ اور حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقاریر میں اُن کا ذکر فرمایا ہے۔

2 جولائی 1985ء میں خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بطور مبلغ برازیل بھجوایا تھا۔ وہاں پر بڑا گھر خریدا گیا جہاں پر وہاں کی اب مسجد بیت الاوّل تعمیر ہوئی ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا ترجمہ اور 20 کے قریب کتب پُرتگال میں شائع کی گئی تھیں۔ خاکسار پھر گوئٹے مالا میں 4 جنوری 1989ء کو پہنچا اور حضور پُر نور کے ارشاد کے مطابق وہاں کی مسجد بیت الاوّل بنوائی اور اُس کا سنگِ بنیاد 20 فروری 1989ء کو رکھا گیا۔ اُس علاقے میں لاطینی امریکہ کی یہ پہلی مسجد ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اُس کا افتتاح 3 جولائی 1989ء کو فرمایا اور اس سر زمین پر پہلی بار لوائے احمدیت لہرایا اور دعائیں کیں اور اب آپ کی 35 سال قبل کی ہوئی دعائیں اور حضرت مصلح موعودؓ کی 76 سال قبل یعنی 1944ء کی رؤیا اور سوا سو سال قبل کی وحیٔ الٰہی ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' پوری ہو گئی۔

حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ یوکے 2019ء پر آنے والوں کا ذکر فرمایا جو اخبار الفضل 13 / اگست 2019ء میں شائع ہوا۔ اس میں ذکر ہے برازیل سے Mauro Henrique صاحب صدر کونسل Petro Polis، میکسیکو سے Maria صاحبہ اور پیراگوائے سے ایک نومبائع خاتون، ارجنٹائن سے 11 اشخاص شاملِ جلسہ ہوئے جن میں تین نومبائعین اور بقیہ زیرِ تبلیغ افراد۔ ایک خاتون پروفیسر یوروگوائے سے بھی جلسہ میں شامل ہوئیں۔ پیراگوائے کے وائس منسٹر آف ریلیجن۔ ایکواڈور کے ایک علاقہ کے بشپ Haro Orli Mesias (ارلی میسیاس آرو)، کولمبیا کے ایک کالم نویس۔ Jesus Gabalam۔ بولیویا کے ایک ٹی وی شو کے میزبان Arandia (آراندیا) کا بھی ذکر تھا۔

لاطینی امریکہ کے ممالک کا جغرافیائی اور سیاسی پس منظر

1492ء میں امریکہ دریافت ہؤا۔ اور غرناطہ میں مسلمانوں کی بادشاہت نے اقتدار کھو دیا۔ اور پھر یورپ کے ممالک نو آبادیات بنانے کے جوش میں امریکہ اور لاطینی امریکہ کی طرف دوڑ پڑے۔ برطانیہ نے کینیڈا اور امریکہ پر قبضہ کر لیا اور سپین نے میکسیکو سے لے کر ارجنٹائن تک اور پُرتگال نے پورے برازیل پر قبضہ کر لیا۔ گویا سپین اور پرتگال نے لاطینی امریکہ کے براعظم کو آدھا آدھا کر لیا۔ پرتگال نے جب آزادی کی تحریکات وہاں شروع ہوئیں تو اکٹھا آزاد کر دیا۔ جو دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے اور سپین سے جو آزادی لی گئی تو علاقے علاقے کے لوگوں نے لی اور بعد میں علیحدہ علیحدہ چھوٹے بڑے ممالک میں تقسیم ہوتے رہے۔

اِن علاقوں میں پہاڑ بھی ہیں۔ جنگل بھی ریگستان بھی اور خود رو پھل اور سبزیاں بھی اور ہیرے جواہرات کی کانیں بھی اس زمانہ میں اِن ممالک سے خام مال لے کر سمندری جہاز یورپ کی طرف جاتے تھے جس کی وجہ سے بندر گاہوں اور دریاؤں کی خاصی اہمیت تھی اور جس کی وجہ سے آپس میں لڑتے بھی رہے ہیں۔ اور امریکہ کی دوسری زبان سپینش ہو گئی۔ افریقن غلام بھی پکڑ کر لائے گئے تھے اُن کی نسلیں اور مخلوط نسلیں بھی پائی جاتی ہیں۔

برازیل میں پرتگالی زبان اور لاطینی امریکہ کے دیگر ممالک میں سپینش سرکاری زبان رہی ہے۔ وہاں پر ہر علاقہ کی سینکڑوں زبانیں بھی ہیں اور سپینش وہاں جا کر ایک آسان زبان میں تبدیل ہو گئی ہے۔ یوں تو ہر ملک کی سپینش علیحدہ علیحدہ ہے مگر ایک لاطینی امریکہ کی سب جگہ سمجھی جانے والی سپینش زبان بھی ہے جس میں سے پرانی لاطینی کے مشکل الفاظ نکال دیے گئے ہیں۔ بعض جگہوں پر انگریزی Latin الفاظ کو ذرا سا تبدیل کر کے اور بعض جگہ مقامی بولی جانے والی زبانوں کے الفاظ کو سمو دیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر سب لوگ امن پسند اور ہمدرد ہیں۔ کئی قسم کے پرانے تہوار منائے جاتے ہیں سیاح بکثرت ان علاقوں میں آتے ہیں۔ برازیل کے ساحل اور لاطینی امریکہ کے جنگلوں میں مایا تہذیب کی یادگاریں پائی جاتی ہیں ۔ عالمی جنگ کے بعد بہت سے لوگ مثلاً جرمن آئے اور جنرل ستاسزنے 35 سال پیراگوئے میں حکومت پر قبضہ کئے رکھا۔

ٹیکسٹائل، سٹیل، المونیم، لوہا، فارمز کی مشینری، فرنیچر، پلاسٹک، ٹائر وغیرہ تیار کرتے ہیں۔ یہاں دنیا کی عجوبہ آبشاریں پائی جاتی ہیں۔ علاقائی اجناس میں کافی، گنا، روئی، پھول، کیلا، قیمتی پتھر، سبزیاں بہت ہیں۔ باوجود یکہ کے قدرتی وسائل بہت ہیں۔ مگر گوریلا کی مہمات اور ہڑتالوں پر کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے مقامی کرنسی ہر جگہ کمزور ہے۔ جو موجودہ حکومتیں ہیں وہ IMF وغیرہ تنظیموں کی مقروض ہیں۔ عوام کے نام پر روپیہ لے کر خود کھا جاتے ہیں۔ تاہم کوئی بھوکا نہیں سوتا مگر رہائش گاہوں اور ملبوسات کے مسائل ضرور ہیں۔ لوگ اپنے مفاد کے لئے بڑی تعداد میں نقل مکانی بھی کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں۔ پس اُن سب مبلغین سلسلہ کو جو لاطینی امریکہ میں نئے نئے مقرر ہوئے ہیں۔ اور اسلام و احمدیت کی تبلیغ پر مامور ہوئے ہیں اُن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کان اللہ معکم۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے ... اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا ۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن، جلد20 ، صفحہ 68، مطبوعہ یوکے، 2021ء)

حب الوطنی کا جذبہ ایک خوبصورت فطری تعلیم

”حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ تعلیم دی ہے کہ ”وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے “ لہٰذا اسلام اپنے ہر پیروکار سے مخلصانہ حب الوطنی کا تقاضا کرتا ہے۔ خدا اور اسلام سے سچی محبت کرنے کے لیے کسی بھی شخص کے لیے لازمی ہے کہ وہ اپنے وطن سے محبت کرے۔ لہٰذا یہ بالکل واضح ہے کہ کسی شخص کی خدا سے محبت اور وطن سے محبت کے درمیان کوئی ٹکراؤ نہیں ہو سکتا۔ چونکہ وطن سے محبت کو اسلام کا ایک رُکن بنا دیا گیا ہے اس لیے یہ واضح ہے کہ ایک مسلمان کو اپنے وطن سے وفاداری کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ خدا سے ملنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لیے یہ ناممکن ہے کہ ایک حقیقی مسلمان کی خدا سے محبت، اس کی وطن سے سچی محبت اور وفاداری کی راہ میں کبھی رکاوٹ کا باعث بنے۔ “ (عالمی بحران اور امن کی راہ از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، صفحات 26-27)

مخلصانہ حُب الوطنی

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا۝ (الاحزاب:22)

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے وطن سے بہت محبت کرتے تھے۔ وطن کی محبت انسان کی فطرت میں گوندھی گئی ہے۔ اور شرعی طور سے جائز بلکہ لازم محبت ہے۔ اسی محبت سے ملک کی رونق، آبادی اور ترقی ہوتی ہے۔ اس تحریر میں آپؐ کی اور آپؐ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے وطن سے محبت کے بارے میں چند واقعات درج ہیں:

آپؐ پر نزولِ وحی کا سلسلہ شروع ہؤا تو ذمہ داری کے احساس سے آپؐ گھبرا گئے۔ اس انوکھے واقعہ سے آپ پر کپکپی طاری ہو گئی۔ حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سارا واقعہ سنایا آپ ایک زیرک معاملہ فہم مدبر خاتون تھیں۔ آپؐ کی صداقت پر کامل یقین تھا تاہم آپؐ کی جمعیتِ خاطر اور اطمینان قلب کے لئے آپؐ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ جو دین کے بہت بڑے عالم تھے۔ ورقہ بن نوفل نے نزولِ وحی کا سارا واقعہ سنا تو بائبل میں موجود پیش گوئیوں کے مطابق پہچان گئے کہ نوشتوں کا لکھا پورا ہونے والا ہے۔ اس نے بتایا:

آپؐ کی قوم آپ کو جھٹلائے گی آپؐ کی تکذیب ہو گی۔

آپؐ یہ سن کر خاموش رہے۔

پھر اس نے کہا آپؐ کو تکلیف اور اذیت دی جائے گی۔ آپؐ یہ سن کر بھی خاموش رہے پھر بتایا کہ آپؐ کو اپنے وطن سے نکال دیا جائے گا۔

آپؐ نے حیرت سے فرمایا:

أَوَ مُخْرِجِيَّ ھم؟ کیا وہ مجھے میرے وطن سے نکال دیں گے؟

ہاں تیری قوم تجھے نکال دے گی کیونکہ آج تک کوئی شخص اُس تعلیم کو لے کر نہیں آیا جس تعلیم کو تو لے کر کھڑا ہؤا ہے مگر اُس کی قوم نے اس کی ضرور دشمنی کی ہے اگر مجھے وہ دن دیکھنا نصیب ہؤا جب تم اپنی قوم کے سامنے اس تعلیم کا اعلان کرو گے تو قوم تیری شدید مخالفت کرے گی یہاں تک کہ وہ تجھے اس شہر میں سے نکال دے گی تو میں تیری مدد کروں گا۔ (بخاری، جلد 1، کتاب بدء الوحی، صفحہ 7)

اِس خبر پر آپؐ کا حیران ہونا آپؐ کی اپنے وطن سے شدید محبت پر دلیل ہے اور یہ کہ اپنے وطن سے جدائی کا تصور آپؐ کے لئے کتنا گراں تھا۔

وہ بابرکت مقام جہاں اللہ تعالیٰ کا حرم ہے۔ جو حضرت آدمؑ کے زمانے سے بیت اللہ تھا جسے ابو الانبیا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے دعائیں پڑھتے ہوئے از سرِ نو تعمیر کیا جہاں آپؐ پیدا ہوئے اس محبوب مقام سے نکالے جانے کی خبر جھٹلائے جانے اور اذیت دئے جانے سے بھی گراں گزری۔ جس کا بے ساختہ اظہار اس بے یقینی سے ہؤا۔ کیا وہ مجھے وطن سے نکال دیں گے؟

وطن سے بے لَوث محبت کا اظہار اس وقت بھی ہؤا جب آپؐ کو نبوت پر سرفراز ہوئے تیرہ سال ہو گئے تھے۔ پیغام توحید پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی مگر قریش مکہ نے بھی مخالفت میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی مظالم کی انتہا ہو گئی تھی تنگ آکر مسلمان خاموشی سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے لگے اکثر مسلمان جا چکے تو رسول اللہ ﷺ کو بھی ہجرت کی اجازت مل گئی رات کے وقت جبکہ کفار مکہ نے آپؐ کے گھر کا محاصرہ کیا ہؤا تھا آپؐ سورہ فتح پڑھتے ہوئے اپنے گھر سے نکلے۔ غار ثور میں مختصر قیام کے بعد اگلی منزل کے لئے روانہ ہونے لگے تو اونٹنی پر بیٹھے ہوئے بوجھل دل کے ساتھ مڑ کر اپنے مکہ مکرمہ کی طرف دیکھا اور حسرت سے اپنی بستی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُوْنِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ.

(سنن الترمذی، 5:723، حدیث نمبر:3926)

تُو کتنا پاکیزہ شہر ہے اور مجھے کتنا محبوب ہے! اگر میری قوم تجھ سے نکلنے پر مجھے مجبور نہ کرتی تو میں تیرے سوا کہیں اور سکونت اختیار نہ کرتا۔

حضرت عبداللہ بن عدیؓ کی روایت ہے آپؐ نے فرمایا 'تو اللہ کی بہترین سرزمین ہے اور اللہ کی سب سے پسندیدہ زمین ہے اگر میں زبردستی تجھ سے نہ نکالا جاتا تو کبھی یہاں سے نہ نکلتا'۔ (مستدرک کتاب المناقب' مناقب عبداللہ بن عدی، حدیث نمبر 5827)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے آبائی وطن مکہ کی طرح مدینہ منورہ بھی

بہت عزیز تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَنَظَرَ إِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ، أَوْضَعَ رَاحِلَتَهِ، وَإِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ، حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا.

(صحیح البخاری جلد 3، حدیث نمبر 1887)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے ہوئے مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کی رفتار تیز کر دیتے، اور اگر دوسرے جانور پر سوار ہوتے تو مدینہ منورہ کی محبت میں اُسے ایڑی مار کر تیز بھگاتے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے:

وَفِي الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ عَلٰى فَضْلِ الْمَدِينَةِ، وَعَلٰى مَشْرُوعِيَةِ حُبّ الْوَطَنِ وَالْحَنِيْنِ إِلَيْهِ.

(فتح الباری، 621:3)

یہ حدیث مبارک مدینہ منورہ کی فضیلت، وطن سے محبت کی فرضیت و جواز اور اس کے لیے مشتاق ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرتا رہوں۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر سے واپس لوٹے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُحد پہاڑ نظر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ.

یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔

اس کے بعد اپنے دستِ مبارک سے مدینہ منورہ کی جانب اشارہ کر کے فرمایا:

اللّٰهُمَّ! إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ. اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا.

(صحیح البخاری، 1058:3، رقم: 2732، صحیح مسلم، 993:2، رقم: 1365)

اے اللہ! میں اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان والی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے صاع اور ہمارے مُدّ میں برکت عطا فرما۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اپنے وطن کی خیر و برکت کے لیے دعا محبت کی واضح دلیل ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ پہلا پھل دیکھتے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوتے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے قبول کرنے کے بعد دعا کرتے: اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما۔ ہمارے (وطن) مدینہ میں برکت عطا فرما۔ ہمارے صاع میں اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔ اور مزید عرض کرتے:

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَ أَنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ أِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَأَنِّيْ دَعَوْتُ فِيْ صَائِهَا وَمُدَّهَا بِمِثْلَيْهِ مَا دَعَا بِهِ أِبْرَاهِيمُ لِاَهْلِ مَكَّةَ۔

(صحیح مسلم، جلد ششم، صفحہ 326، نور فاؤنڈیشن)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم نے مکہ کی حرمت قائم کی تھی۔ اور اس کے رہنے والوں کے لیے دعا کی تھی۔ اور میں نے مدینہ کی حرمت قائم کی ہے۔ جیسے ابراہیمؑ نے مکہ کی حرمت قائم کی تھی۔ اور میں نے اس کے صاع اور مُدّ کے لیے حضرت ابراہیمؑ سے دوگنی دعا کی ہے۔ جتنی حضرت ابراہیمؑ نے اہلِ مکّہ کے لیے کی تھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کسی چھوٹے بچے کو بلا کر وہ پھل دے دیتے۔

وطن سے محبت کا ایک اور انداز یہ بھی ہے کہ حضور نبی اکرم نے فرمایا کہ وطن کی مٹی بزرگوں کے لعاب اور ربّ تعالیٰ کے حکم سے بیماروں کو شفا دیتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا.

(صحیح بخاری، جلد 14، صفحہ 147)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریض سے فرمایا کرتے تھے: اللہ کے نام سے شروع، ہماری زمین (وطن) کی مٹی ہم میں سے بعض کے لعاب سے ہمارے بیمار کو، ہمارے رب کے حکم سے شفا دیتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ کوئی شخص مکہ مکرمہ سے آیا اور بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا۔ حضرت عائشہؓ نے اس سے پوچھا کہ مکہ کے حالات کیسے ہیں؟ جواب میں اُس شخص نے مکہ مکرمہ کے فضائل بیان کرنا شروع کیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُشَوِّقْنَا يَا فُلَانُ.

اے فلاں! ہمارا اِشتیاق نہ بڑھا۔

جب کہ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے فرمایا:

دَعِ الْقُلُوْبَ تَقِرُّ.

(شرح الزرقانی علی الموطا، 288:4، السیرۃ الحلبیہ 283:2)

دلوں کو قرار پکڑنے دو مکہ کی یاد دلا کر مضطرب نہ کرو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وطن سے محبت کا ثبوت اہل وطن کی خیر خواہی سے بحسن و خوبی ملتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بھی قدرتی طور پر اسی رنگ میں رنگین تھے آپ کے اقوال اور افعال بعینہ اپنے محبوب رسول خدا کے اسوہ حسنہ کا عکس تھے۔ اس بستی میں وہ الہٰی نور برسا کہ کہ قادیان زیر غار نہ رہی ایسا رجوع جہان ہوا کہ مرجع خواص بن گئی۔ قادیان سے محبت اس لئے بھی تھی کہ اس خطۂ زمین کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی بشارتوں کے ساتھ مسیح کی آمد ثانی کے لئے چنا تھا۔ایک حدیث مبارکہ ہے "حضرت رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا تین مساجد کے علاوہ کسی طرف رخت سفر نہ باندھیں۔ اس مسجد یعنی مسجد نبوی مدینہ منورہ، مسجدِ حرام اور مسجد اقصیٰ۔(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب لا تشد الرحال الا الیٰ ثلاثہ مساجد)

مسجد اقصیٰ کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے۔سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ۔ (بنی اسرائیل: 2)

پاک ہے وہ جو رات کے وقت اپنے بندے کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی طرف لے گیا جس کے ماحول کو ہم نے برکت دی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اس آیت کی تشریح میں فرمایا:"معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بیت الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکتِ اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت ﷺ کا زمانہ تھا برکاتِ اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا پس اس پہلو کے رُو سے جو اسلام کے انتہاءِ زمانہ تک آنحضرت ﷺ کا سیر کشفی ہے مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ"

(مجموعۂ اشتہارات، جلد سوم، صفحہ 55)

وطن سے محبت کے انداز دیکھئے فرماتے ہیں:

خدا کا تم پہ بس لطف و کرم ہے
وہ نعمت کون سی باقی جو کم ہے
زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہُجُومِ خَلق سے اَرضِ حَرَم ہے
ظُہُورِ عون و نُصرت دَمبَدَم ہے
حَسَد سے دشمنوں کی پُشت خَم ہے
سنو اب وقتِ توحیدِ اَتَم ہے
سِتَم اب مائلِ مُلکِ عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اُٹھا دی
فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعَادِی

ہمیں تو قادیان کی دھوپ بھی اچھی لگتی ہے

اس دارالامان کے لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا: اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّار (تذکرہ صفحہ 379)۔ یہاں فرشتوں کا نزول ہوتا۔ آسماں سے برکات نازل ہوتیں۔ خدیجہ جیسی نعمت اور موعود مبشر اولاد ملی جاں نثار جماعت بنی، بارش کے قطروں سے زیادہ نعماء جو گنی نہ جا سکیں۔ منارۃ المسیح، بیت الذکر، بیت الدعا، وسعت پذیر مساجد، بہشتی مقبرہ، مبارک مقدس مقامات، گلیاں، محلے، اینٹ پتھر، ڈھاب، بازار، ہوا، فضا ہر ذرہ حسین پیار کے قابل پھر پیار کیوں نہ ہوتا۔

سیرت المہدی، جلد دوم تتمہ، صفحہ 377 میں روایت ہے کہ:

سیدۃ النساء حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور خاندان کے اراکین علیوال کی نہر پر سیر کے واسطے تشریف لے گئے۔ جہاں سے شام کے قریب واپسی ہوئی۔ بٹالہ یا علیوال کے سرسبز درختوں کا گھنا سایہ دیکھ کر واہ واہ کہتے ہوئے کسی خادمہ کی زبان سے نکلا۔

"کیسا پیارا منظر اور ٹھنڈی چھاؤں ہے"

حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے یہ الفاظ سن کر فرمایا۔

"ہمیں تو قادیان کی دھوپ بھی اچھی لگتی ہے"

(سیرت المہدی، جلد دوم تتمہ، صفحہ 377)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قادیان سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محبت تھی اور کس طرح آپ دیکھا کرتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "جن مقاموں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا تعلق ہوتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے متبرک بنا دیئے جاتے ہیں۔ قادیان بھی ایک ایسی ہی جگہ ہے۔ یہاں خدا تعالیٰ کا ایک برگزیدہ مبعوث ہوا اور اس نے یہاں ہی اپنی ساری عمر گزاری اور اس جگہ سے وہ محبت رکھتا تھا۔ چنانچہ اس موقع پر جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور گئے ہیں۔ اور آپ کا وصال ہو گیا ہے۔ ایک دن مجھے آپ نے ایک مکان میں بلا کر فرمایا کہ محمود دیکھو یہ دھوپ کیسی زرد سی معلوم ہوتی ہے۔ چونکہ مجھے ویسی ہی معلوم ہوتی تھی جیسی کہ ہر روز دیکھتا تھا میں نے کہا کہ نہیں اسی طرح کی ہے جس طرح ہر روز ہوا کرتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا نہیں یہاں کی دھوپ کچھ زرد اور مدھم سی ہے۔ قادیان کی دھوپ بہت صاف اور عمدہ ہوتی

ہے۔ چونکہ آپ نے قادیان میں ہی دفن ہونا تھا اس لئے آپ نے یہ ایک ایسی بات فرمائی جس سے قادیان سے آپ کی محبت اور الفت کا پتا لگتا تھا۔ کیوں کہ جب کہیں سے جدائی ہونے لگتی ہے تو وہاں کی ذرا ذرا سی چیز سے بھی محبت اور الفت کا خیال آتا ہے تو اس جگہ کی چھوٹی سے چھوٹی چیز سے بھی خدا کے مسیح کو وہ الفت تھی جس کا ثبوت اس واقعہ سے ملتا ہے۔ (ماخوذ از انوار خلافت، انوار العلوم جلد 3، صفحہ 175)

اللہ تبارک تعالیٰ نے متعدد بار اس کی ترقی کی پیش خبریاں عطا فرمائی تھیں

خدا نے اس ویرانے کو مجمع الدیار بنا دیا کہ ہر ایک ملک کے لوگ یہاں آکر جمع ہوتے ہیں (براہین احمدیہ حصہ پنجم 'روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 95)

ایک دن آنے والا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔' (دافع البلاء 'روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 231)

'مجھے دکھایا گیا ہے (کہ) یہ علاقہ اس قدر آباد ہو گا کہ دریائے بیاس تک آبادی پہنچ جائے گی۔' (الفضل، جلد 16، نمبر 13، مؤرخہ 14 اگست 1928، صفحہ 6)

"حضرت اقدس ایک روز فرماتے تھے۔ ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلی یا چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دوکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ 'بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے 'بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں' روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اور قسما قسم کی دکانیں خوب صورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں یکّے، بگھیاں، ٹمٹم، فٹن، پالکیاں، گھوڑے شِکرمیں' پیدل اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔ (از مضمون پیر سراج الحق صاحبؓ۔ مندرجہ الحکم جلد 6 نمبر 16 مؤرخہ 30/اپریل 1902ء صفحہ 13،12، تذکرہ، صفحہ 392)

اب ہم اس کمرہ کو نہیں کھولیں گے

حضرت اقدس علیہ السلام کی قادیان سے محبت میں ایک عجیب واقعہ ہے جو حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے بیان کیا "جب 1908ء میں حضرت مسیح موعودؑ آخری دفعہ لاہور تشریف لے جانے لگے اور اسی سفر میں آپ کی وفات ہوئی تو مَیں دیکھتی تھی کہ آپ اس موقع پر قادیان سے باہر جاتے ہوئے بہت متأمل تھے اور فرماتے بھی تھے۔ کہ میرا اس سفر پر جاتے ہوئے دل رکتا ہے مگر چونکہ حضرت ام المؤمنین اور بچوں کی خواہش تھی اس لئے آپ تیار ہو گئے۔ پھر جب آپ روانہ ہونے لگے تو آپ نے اپنے کمرہ کو جو حجرہ کہلاتا تھا خود اپنے ہاتھ سے بند کیا اور جب آپ اس کے دروازہ کو قفل لگا رہے تھے تو میں نے سنا کہ آپ بغیر کسی کو مخاطب کر کے یہ الفاظ فرما رہے تھے کہ اب ہم اس کمرہ کو نہیں کھولیں گے جس میں گویا یہ اشارہ تھا کہ اسی سفر کی حالت میں آپ کی وفات ہو جائے گی" (سیرت المہدی، حصہ اول، صفحہ 779)

سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تُو خدایا
وہ جس نے حق دِکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

گلوبل ولیج میں ہر ملک و قوم اور مذہب کے جذبات کا احترام کرنا چاہیے

"آج دنیا ایک گلوبل ولیج بن گئی ہے۔ انسانوں کے ایک دوسرے سے روابط بہت گہرے ہو گئے ہیں۔ ہر قوم، مذہب اور معاشرہ کے لوگ دنیا کے ہر ملک میں سکونت پذیر ہیں اس لیے ہر قوم کے لیڈر تمام لوگوں کے جذبات اور احساسات کو سمجھیں اور ان کا احترام کریں۔ راہنماؤں اور ان کی حکومتوں کو ایسے قوانین بنانے چاہئیں جن سے سچائی اور انصاف کی روح اور ماحول پروان چڑھے نہ کہ ایسے قوانین بنائے جائیں جو لوگوں میں مایوسی اور بے چینی پیدا کریں۔ ناانصافیاں اور زیادتیاں ختم ہونی چاہئیں اور اس کے بدلہ میں حقیقی انصاف کے لیے کوشش کرنی چاہیے جس کے حصول کا بہترین طریق یہ ہے کہ دنیا اپنے خالق کو پہچانے۔ پس ہر طرح کی وفاداری خدا سے وفاداری کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ اگر ایسا ہو جائے تو بہت جلد تمام ممالک کے عوام میں وفاداری کے بہترین معیار قائم ہو جائیں گے اور ساری دنیا میں امن و امان کی نئی راہیں کھل جائیں گی۔"

(عالمی بحران اور امن کی راہ از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ صفحہ 32)

وطن کی محبت میں اپنی سنہری درخشندہ تاریخ کی حفاظت کریں

انجینئر محمود مجیب اصغر

ہر سال 14 / اگست کو پاکستان کا یوم آزادی منایا جاتا ہے اور حب الوطنی کے جذبہ کے تحت بانئ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے دیے ہوئے ماٹو

FAITH, UNITY, DISCIPLINE

(ایمان، اتحاد، تنظیم) کا اعادہ کیا جاتا ہے۔

انتہاء پرست مذہبی فرقوں کے زیر اثر حکومتیں جماعت احمدیہ کو بنیادی حقوق سے محروم کرتی چلی جارہی ہیں اور اب تو جو حالت ہے وہ کسی حد تک مندرجہ ذیل شعر میں بیان ہوئی ہے ؎

بات ہوتی گلوں تک تو سہہ لیتے ہم اب تو کانٹوں پہ بھی حق ہمارا نہیں

جماعت احمدیہ ایک پُرامن اور قانون پر عمل کرنے والی جماعت ہے اور تمام بنیادی حقوق سلب ہونے کے باوجود محبِّ وطن اور ملک کی وفادار اور قوم کی دل کی گہرائیوں سے خیر خواہ ہے اور ملک میں امن و انصاف کے قیام، ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے قربانی کرنے والی اور تڑپ تڑپ کر دعائیں کرنے والی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو سلامت رکھے۔

2015ء کی بات ہے۔14 / اگست کو جمعہ کا دن تھا۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

”آج 14 / اگست بھی ہے جو پاکستان کا یوم آزادی ہے اس لحاظ سے بھی دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو حقیقی آزادی نصیب کرے اور خود غرض لیڈروں اور مفاد پرست مذہبی رہنماؤں کے حملوں سے ملک کو محفوظ رکھے اور عوام الناس کو عقل اور سمجھ عطا کرے کہ وہ ایسے رہنما منتخب کریں جو ایمان دار ہوں۔ اپنی امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ان سب کو اس بات کی حقیقت سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے کہ ملک کی بقا اور سالمیت کی ضمانت انصاف اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں ہے۔ ظلموں سے بچنے میں اس ملک کی بقا ہے ... احمدی جنہوں نے ملک کے بنانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے، قربانیاں دی ہیں ان پر ظلم کئے جارہے ہیں لیکن بہرحال پاکستانی احمدیوں نے جہاں بھی وہ ہوں ملک سے وفا کا اظہار کرنا ہے اور اسی لئے دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کو سلامت رکھے۔“

(خطبہ جمعہ، 14 اگست 2015ء)

اس سے قبل حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے یکم مئی 1984ء کے پیغام میں فرمایا:

"پاکستان کے احمدیوں کے نام بالخصوص میرا یہ پیغام بھی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقدس فرمان کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور حرز جان بنائیں کہ حُبُّ الوَطَنِ مِنَ الْإِيْمَانِ وطن کی محبت ایمان ہی کا ایک جزء ہے۔ وطن کی محبت میں اپنی سنہری درخشندہ تاریخ کی حفاظت کریں۔

یہ وہ عزیز وطن ہے جس کے قیام میں آپ نے عظیم الشان قربانیاں پیش کی ہیں اور قائد اعظم محمد علی جناح نے جس خدمت کے لئے آپ کو بلایا آپ نے پورے خلوص کے ساتھ ان کی آواز پر لبیک کہا..... یاد رکھیں آپ نے اپنی اس حیثیت کو ہمیشہ برقرار رکھنا ہے"..

(الفضل، 8 مئی 1984ء)

جماعت احمدیہ کا پاکستان سے جذباتی تعلق

1965ء کے جلسہ سالانہ پر جماعت کے امام اور بانیٔ جماعت احمدیہ کے تیسرے جانشین حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے پاکستان کے ساتھ ایک جذباتی تعلق کا اظہار ان الفاظ میں بیان فرمایا:

"کوئی مانے یا نہ مانے ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں جس قلعہ ہند میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پناہ گزیں ہونے کا ذکر ہے اس سے مراد پاکستان ہی ہے۔"

(حیات ناصر، جلد اوّل، مرتبہ محمود مجیب اصغر، صفحہ 381)

قیام پاکستان کے لئے جماعت احمدیہ کی جدوجہد اور فرقان بٹالین کے ذریعے ملک کا دفاع

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدیٔ مسعود علیہ السلام کے موعود فرزند حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں پاکستان کے قیام اور فرقان بٹالیں کی خدمات کے اعتراف میں رسالہ "قائد اعظم" کے ایڈیٹر حکیم احمد الدین صاحب نے جنوری 1949ء کی اشاعت میں لکھا:

"اس وقت تمام مسلم جماعتوں میں سے احمدیوں کی قادیانی جماعت نمبر اوّل پر جارہی ہے وہ قدیم سے منظم ہے۔ نماز روزہ وغیرہ امور کی پابند ہے۔ یہاں کے علاوہ ممالک غیر میں بھی اس کے مبلغ احمدیت کی تبلیغ میں کامیاب ہیں۔

قیام پاکستان کے لئے مسلم لیگ کو کامیاب بنانے کے لئے اس کا ہاتھ بہت کام کرتا تھا۔ جہاد کشمیر میں مجاہدین آزاد کشمیر کے دوش بدوش جس قدر احمدی جماعت نے خلوص اور درد دل سے حصہ لیا ہے قربانیاں کی ہیں ہمارے خیال میں مسلمانوں کی کسی دوسری جماعت نے ابھی تک ایسی جرأت اور پیش قدمی نہیں کی۔

ہم ان تمام امور میں احمدی بزرگوں کے مداح اور مشکور ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ملک وملت اور مذہب کی خدمت کرنے کی مزید توفیق بخشے۔"

(تاریخ احمدیت، جلد 5، صفحہ 708)

ملک کے حقیقی خیر خواہ اور وفادار

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اپنے ملک کی سچی خدمت کرنے کی راہ میں اس امر کو کبھی روک نہ بناؤ کہ ہماری مخالفت بہت ہوتی ہے۔ جب ہم یہ جانتے ہیں کہ فرقہ وارانہ جذبات کو بھڑکا کر ہماری مخالفت کرنے والے ملک کے دشمن ہیں اور دوسری طرف ہم سمجھتے ہیں کہ ہم ہی ملک کے حقیقی خیر خواہ اور وفادار ہیں تو خود اندازہ لگاؤ کہ اس مخالفت کے نتیجہ میں ہمیں ملک کی خدمت میں کمزور ہونا چاہیے یا پہلے سے بڑھ کر اس میں حصہ لینا چاہیے؟ جس چیز کے لئے سچی محبت اور ہمدردی ہوتی ہے اسے خطرے میں دیکھ کر تو قربانی کا جذبہ تیز ہوُا کرتا ہے نہ کہ کم۔"

(سوانح فضل عمر، جلد چہارم، صفحہ 330)

ظالمو اپنی قسمت پہ نازاں نہ ہو دَور بدلے گا یہ وقت کی بات ہے
وہ یقیناً سنے گا صدائیں مری کیا تمہارا خدا ہے ہمارا نہیں

(قمر جلالوی)

روشنی کے وارث بنو

"روشنی کے وارث بنو نہ تاریکی کے عاشق تا تم شیطان کی گزرگاہوں سے امن میں آجاؤ۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 45)

ڈاکٹر احسان اللہ ظفر کی چند یادیں

انعام الحق کوثر

سابق مربّی جماعت احمدیہ امریکہ، حال امیر جماعت آسٹریلیا

خاکسار کو ان کے ساتھ تنتیس (33) سال سے زائد عرصہ تک کام کرنے کا موقع ملا۔ وہ ایک بہت ہے ہی عاجز، پیار کرنے والے اور جماعت کے فدائی ممبر تھے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور بسا اوقات جماعت میں سب سے زیادہ چندہ ان کا ہی ہوتا۔ مربّیان سے بہت محبت کرنے والے تھے۔ مربّیان کے ساتھ مل کر بیٹھتے اور ہم بھی آزادی سے ان کے ساتھ گفتگو کرتے۔ ایک انتہائی پیار کرنے والا وجود تھا۔ ہمارے دکھوں اور غموں میں ہمارا خیال رکھتے اور پورا ساتھ دیتے۔ ہماری ضروریات کا بھی خیال رکھتے۔ اکثر جماعتی تقریبات کے بعد جب کھانا کھانے بیٹھتے تو ہم ان کے گرد اگرد بیٹھتے، بہت پیار کرنے اور عزت کرنے والے تھے۔ گزشتہ سال جب انہیں ملنے ان کے گھر گیا تو بڑی شفقت سے پیش آئے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت پیار تھا۔ سیرت حضرت نبی کریم صل للہ علیہ وسلم پر شائع شدہ کتابیں منگواتے۔ شمائل ترمذی جس میں حضرت نبی کریم ﷺ کا حلیہ، سیرت اور سوانح کا بیان ہے۔ کثرت سے پڑھتے۔

جب میں نیو یارک میں تعینات تھا تو ولنگ بورو نیو جرسی میری جماعت تھی۔ آپ اس وقت صدر جماعت تھے۔ آپ نے ایک پلاٹ پونے دو ایکڑ جس پر ایک مکان بھی تھا۔ مسجد کے لئے خریدنے کا ارادہ کیا۔ ہم نے دیکھا بہت پسند آیا۔ میں نے کہا کہ اچھا اب محترم امیر صاحب شیخ مبارک احمد صاحب (مرحوم) کی خدمت میں منظوری کے لئے تحریر کرتے ہیں۔ فرمایا'' اُس کی تمام ادائیگی میں کروں گا۔'' میں نے کہا پھر تو بڑی آسانی سے منظوری مل جائیگی۔ چنانچہ آپ نے 65 ہزار ڈالرز کی خطیر رقم اپنی جیب سے ادا کی۔ اس کے بعد اس گھر کی (تزئین و آرائش) Renovation اور Extension (توسیع) کی گئی۔ اس کے لئے بھی سب سے زیادہ Contribution (چندہ) آپ کی ہی طرف سے تھا۔ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ سارا ہی آپ کی طرف سے تھا۔ بعد ازاں ولنگ بورو مسجد بنانے کا فیصلہ ہؤا، اس کے لئے بھی بہت زیادہ رقم آپ نے ادا کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے امریکہ میں پانچ مساجد بنانے کا منصوبہ بنایا اور ہر مسجد کے لئے 5 لاکھ ڈالر کی رقم تجویز کی۔ اس لحاظ سے گویا 2.5 ملین ڈالرز کی رقم جمع کرنی تھی اور اس کے لئے پانچ سال کا وقت دیا تھا۔ حضور انور نے یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ ہر ڈاکٹر کم از کم پچیس ہزار ڈالرز دے۔ چنانچہ میری ڈیوٹی لگی کہ تمام احباب جماعت بشمول تمام ڈاکٹرز کے وعدے لوں جس کی ادائیگی پانچ سال میں کرنا ہوگی۔ میں نے ڈاکٹر احسان ظفر کو کال کی اور تحریک کی کہ وہ 25 ہزار ڈالرز کا وعدہ کریں۔ انہوں نے کہا "میں وعدہ نہیں کرتا"۔ میں اصرار کرتا رہا۔ وہ فرماتے "میں ادا کیا کرتا ہوں وعدہ نہیں کرتا۔" میں نے کہا مگر حضور انور کا ارشاد ہے کہ ڈاکٹرز پچیس ہزار کا وعدہ کریں جو وہ پانچ سالوں میں ادا کریں گے۔ کہنے لگے اچھا پانچ ہزار لکھ لو۔ لیکن اگلے ہی ہفتہ ان کا پانچ ہزار کا چیک آ گیا۔ میں نے پھر کال کی اور کہا کہ اب باقی بیس ہزار کا وعدہ کر دیں۔ کہنے لگے۔ اچھا دس ہزار اور لکھ لو۔ لیکن وہ دس ہزار ڈالرز کی رقم ایک ماہ کے اندر آ گئی۔ میں نے پھر کال کی اب تو 10 ہزار ڈالرز رہ گئے ہیں اس کا وعدہ کر دیں۔ فرمانے لگے چلو پچیس ہزار اور لکھ لو۔ اس کے بعد پچیس ہزار ڈالرز کا چیک بار بار آنے لگا۔ یہاں تک کہ انہوں نے پانچ سالوں میں 252,000$ کی رقم اس مد میں ادا کی۔

فرمانے لگے کہ جب تم نے مجھے پچیس ہزار ڈالرز کے وعدہ کے لئے کہا تو مجھے بہت انقباض تھا۔ لیکن لکھوا دیا۔ اور چند دنوں کے بعد ہی ایک رقم کی ادائیگی جو کئی سالوں سے رُکی ہوئی تھی آ گئی اور اسی وقت مجھے اپنا وعدہ یاد آیا۔ میں نے کہا یہ تو پھر اس مدّ کے لئے ہے۔ اور اس کے بعد دس ہزار ڈالر کا وعدہ لکھوایا۔ پھر اُسی طرح ہؤا کہ ایک رقم جو عرصہ سے قابل ادا تھی وہ موصول ہوئی اور وہ بھی دس ہزار ڈالرز کی تھی۔ اور مجھے اُس وقت وعدہ یاد آیا اور میں نے آپ کو بھجوا دیے۔ اور پچیس ہزار ڈالرز کا وعدہ کیا۔ اور پھر اسی طرح ہؤا کہ ایک رقم 25 ہزار کی وصول ہوئی جو عرصہ سے واجب الادا تھی۔ چنانچہ میں نے مزید پچیس ہزار ڈالرز ادا کر دیے۔ اس کے بعد میں نے عہد کیا کہ جب بھی کوئی پچیس ہزار ڈالرز کی ادائیگی ہوگی تو وہ پھر مسجد فنڈ کے لئے ہوگی۔ اس طرح انہیں جب بھی رقم ملتی تو وہ بھجوا دیتے، الحمد للہ۔ مرحوم ڈاکٹر صاحب ریڈیالوجسٹ تھے۔ اور MRI کے لئے بہت بڑا کلینک تھا۔

ہم برانکس (Bronx) نیو یارک میں مشن ہاؤس سات لاکھ ڈالرز میں خرید رہے تھے۔ اس کے لئے میری ڈیوٹی لگائی کہ میں رقم جمع کروں چنانچہ امریکہ کی جماعت کی پوری لسٹ میں نے حاصل کی اور سب کو چندہ کی تحریک کی۔ محترم ڈاکٹر احسان صاحب کے بیٹے ڈاکٹر ابراہیم صاحب جو حادثہ میں وفات پا چکے تھے ان کا نام

جماعت کی فہرست میں موجود تھا۔ جب بھی مشن ہاؤس کی خرید کے لئے چندہ کی تحریک ہوتی تو وہ اپنے بیٹے کی طرف سے بھی چندہ دے دیتے۔ اور ایسا کئی مرتبہ ہؤا۔

محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر 2000ء سے 2016ء تک امیر جماعت رہے۔ ان کی امارت کے دوران کثرت سے مساجد اور مشن ہاؤسز خریدے گئے:

۱۔ مسجد بیت الظفر، نیویارک

۲۔ مسجد اور مشن ہاؤس، بروکلین، نیویارک

۳۔ مسجد بیت الہدیٰ، لونگ آئی لینڈ، نیویارک

۴۔ مسجد بیت الحمد، ہنگ ہیمپٹن، نیویارک

۵۔ مسجد بیت الاحسان، سیر اکیوز، نیویارک

۶۔ مسجد بیت النصیر، راچسٹر، نیویارک

۷۔ مسجد بیت المہدی، بفیلو، نیویارک

۸۔ مسجد بیت الہادی، ہیرس برگ، پنسلوینیا

۹۔ مڈل ٹاؤن، کنیکٹی کٹ

۱۰۔ مسجد بیت النصر، ولنگ برو، نیو جرسی

۱۱۔ نارتھ نیو جرسی

۱۲۔ مسجد قمر، آش کاش، وسکانسن

۱۳۔ مسجد مبارک، چینٹلی، ورجینیا

۱۴۔ ہائی سکول، شکاگو

۱۵۔ مسجد بیت الحفیظ، سینٹ لوئس، میزوری

۱۶۔ مسجد بیت الامن، فی نکس، ایریزونا

۱۷۔ مسجد، فلاڈلفیا (تعمیر شروع ہوئی)

۱۸۔ زائن میں ایک جگہ

۱۹۔ توسیع مسجد بیت الرحمٰن (6 ملین ڈالرز)

۲۰۔ مسجد بیت النصیر، میامی، فلوریڈا

۲۱۔ سیاٹل مسجد کا مپلیکس، منرو، واشنگٹن

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے 4 ملین کا بجٹ تھا۔ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن امریکہ نے پانچ لاکھ ڈالرز جمع کئے اور اب ساڑھے تین ملین ڈالرز کی رقم رہتی تھی۔ محترم ڈاکٹر احسان ظفر صاحب نے میری اور مکرم انور خان صاحب کی ڈیوٹی لگائی اور تین مہینے کا وقت دیا۔ اور فرمانے لگے جب میں کوثر کو کوئی کام کہہ دیتا ہوں تو وہ ہو جاتا ہے۔ مجھے اسے دوبارہ نہیں کہنا پڑتا۔ الحمدللہ دو ماہ میں ہی ٹارگٹ سے اوپر وصولی کر لی۔ خاکسار نے امریکہ کی ہر جماعت کا دورہ کیا۔ افراد جماعت سے فرداً فرداً مل کر تحریک کی۔ ڈاکٹر صاحبان سے 25۔ 25 ہزار ڈالرز کی رقم وصول کرتا رہا۔ دو ماہ کے بعد ڈاکٹر احسان ظفر صاحب کا فون آیا۔ "کوثر! اب بس کرو۔" میں نے کہا امیر صاحب ابھی تو دو ماہ ہوئے ہیں۔ فرمانے لگے جس طرح سے رقم آرہی ہے لگتا ہے یہ چار ملین ڈالرز سے بھی بڑھ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقعی 4.2 ملین ڈالرز کی وصولی ہوئی۔ اور ٹوٹل 4.7 ملین سے زائد کی وصولی ہو گئی، الحمدللہ۔

1989ء میں میری اہلیہ کی ٹانگ میں کینسر کی تشخیص ہوئی۔ ہم نے انہی دنوں میں اپنی ہیلتھ انشورنس تبدیل کر کے Hope ایک Medicare انشورنس لی تھی۔ انہوں نے ایکسرے اور MRI اور CT Scan کے لئے کئی کئی ہفتوں کی تاریخیں دیں۔ چنانچہ تشخیص میں تاخیر ہوتی جارہی تھی۔ اس وقت محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے ان کے تمام MRI اور CT Scan کا انتظام اپنے کلینک پر کیا۔ ایک روز ہم MRI کروا کر نیو جرسی سے نیویارک آگئے۔ چونکہ اہلیہ کئی دنوں سے گھر پر بستر میں تھیں اس لئے سوچا کہ کچھ وقت پارک میں گزاریں۔ اس دوران محترم ڈاکٹر احسان ظفر صاحب نے اس کا رزلٹ دیکھا تو سخت پریشان ہو گئے کیونکہ ٹانگ کی ہڈی کینسر کی وجہ سے بالکل ختم ہو چکی تھی اور کسی وقت بھی ٹوٹ سکتی تھی۔ چنانچہ وہ بار بار گھر پر فون کرتے رہے۔ (ان دنوں موبائل فون نہ ہوتا تھا) جب گھر پہنچے تو سات آٹھ پیغامات تھے۔ چنانچہ میں نے کال کی۔ انہوں نے کہا آپ کی اہلیہ بستر پر ہی رہیں اور بالکل چلیں نہ پھریں کیونکہ ٹانگ کی ہڈی بالکل ختم ہو چکی ہے۔ یہ ان کی انتہائی شفقت تھی۔ اور حیرانگی کی بات ہے کہ اُسی رات ٹانگ خود بخود ٹوٹ گئی۔ اس کے بعد ان کی سرجری ہوئی۔ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعائیں کیں اور پھر بتایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے کنفرم کر لیا ہے۔ آپ کی اہلیہ کو کیموتھراپی کی ضرورت نہیں۔ یہ سن کر ڈاکٹرز نے کہا تب صرف چھ ماہ کی عمر باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اہلیہ اب تک زندہ سلامت ہیں۔ 35 سال ہو چکے ہیں۔ گھر کے سارے کام کرتی ہیں اور جماعت کے کاموں میں بھی میرا ہاتھ بٹاتی ہیں۔ انہی دنوں میں دو اور احمدی خواتین کو کینسر تشخیص ہؤا تھا جو جلد ہی وفات پا گئیں۔ حضور انور کی دعاؤں سے میری اہلیہ بفضل خدا ٹھیک ٹھاک ہیں۔ یہ دعا کا معجزہ ہے۔

محترم ڈاکر احسان اللہ ظفر صاحب کی والدہ جنہیں ہم " ماں جی " کہتے تھے۔ ایک روز کہنے لگیں "جب سے احسان امیر جماعت بنا ہے۔ میں تو ہر وقت اس کے لئے یہی دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں رکھے اور اسے کوئی مشکل پیش نہ آئے۔" بلاشک انہیں ان کی امّی جان کی دعائیں ہمیشہ پہنچتی رہیں۔

محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب کے ایک ہی بیٹے ڈاکٹر ابراہیم تھے۔ وہ

نیوجرسی سے پورٹ لینڈ اہلیہ کے ساتھ اپنی شادی کی سالگرہ منانے گئے۔ انہیں گاڑی تیز چلانے کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ سالگرہ کے روز جب وہ اپنی اہلیہ ، برادر نسبتی اور خواہر نسبتی کے ساتھ گاڑی بہت تیز چلارہے تھے۔ گاڑی پر کنٹرول نہ رہا جس کے نتیجے میں ڈاکٹر ابراہیم اور ان کی اہلیہ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ البتہ ان کے برادر نسبتی بالکل محفوظ رہے اور خواہر نسبتی کا ایک بازو ضائع ہو گیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب اس روز لاس ویگاس میں ایک کانفرنس میں شمولیت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ جب محترم ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ کو اپنے اکلوتے بیٹے کی شہادت کا پتہ چلا تو انہوں نے پیغام بھیجا کہ آپ جلد واپس نیوجرسی آجائیں۔ جب محترم ڈاکٹر صاحب نیوجرسی واپسی کے لئے ائرپورٹ پر چیک ان کر رہے تھے۔ تو کسی خاتون نے آپ سے Condolence کیا۔ جب کہ ڈاکٹر صاحب کو ابھی علم نہ تھا۔ اس پر وہ خاتون بہت پچھتائی۔ مگر لاس ویگاس سے نیوجرسی کا پانچ گھنٹے کا سفر کیسے گزرا ہو گا وہ تو وہی جانتے ہیں۔

میں لاس اینجلس سے پورٹ لینڈ پہنچا کیونکہ وہ میرے حلقہ کی جماعت تھی۔ اگلے روز ڈاکٹر صاحب اور ان کی اہلیہ پورٹ لینڈ پہنچے۔ ہم سب انتہائی غم زدہ تھے اور جذبات کی وجہ سے بار بار ہماری آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ یہ سوچ کر کہ یہ محترم امیر صاحب کے اکلوتے بیٹے تھے۔ محترم امیر صاحب ہمیں تسلی دیتے۔ وہ صبر کا ایک پہاڑ تھے۔ جذبات پر مکمل کنٹرول تھا۔ بار بار ہمیں تسلی دیتے کیونکہ ہم جذبات میں آکر رو پڑتے تھے۔ محترم امیر صاحب نے فیصلہ کیا کہ دونوں میاں بیوی اکٹھے پورٹ لینڈ میں ہی دفن ہوں گے۔ اگلے روز ان کی تدفین تھی۔ محترم ڈاکٹر احسان ظفر صاحب کے سمدھی ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب کا بہت اثر و رسوخ تھا۔ اور ویسے بھی حادثاتی وفات تھی۔ اس لئے ان کے جنازہ پر سینکڑوں امریکن آئے ہوئے تھے اور Chappel بالکل بھرا ہوا تھا۔ اس موقع پر انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں اپنے بچے کے بارہ میں تقریر کر سکتا ہوں (کچھ کہہ سکتا ہوں) میں نے کہا ڈاکٹر صاحب یہ مناسب نہ ہو گا کیونکہ یہ پھر Eulogy بن جائے گی جس سے ہم لوگوں کو روکتے ہیں۔ چنانچہ محترم ڈاکٹر صاحب نے اسے بخوشی قبول کر لیا۔

جب تدفین ہونے لگی۔ اکثر مہمان جا چکے تھے اور بارش بھی ہو رہی تھی۔ اس موقع پر ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے پوچھا کہ کیا اب کچھ کہہ سکتا ہوں۔ میں نے کہا اب آپ جو کہنا چاہیں کہہ لیں۔ چنانچہ چند منٹ تک اپنے خیالات کا قبر پر کھڑے کھڑے اظہار کیا۔ محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب کا ایک مربی سلسلہ کے لئے احترام ایک عظیم الشان مثال ہے جسے میں ہرگز نہیں بھول سکتا۔

محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب کی اہلیہ بھی ٹریفک کے حادثہ میں اچانک وفات پا گئیں۔ جو بہت ہی بڑا صدمہ تھا ڈاکٹر صاحب کے لئے۔ گزشتہ سال جب میں ان سے ملنے گیا تو تعزیت کی۔ فرمانے لگے۔ "کو نسی یہی زندگی ہے اس میں اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے ہمیں اس کا مقابلہ کرنا ہے اور سہنا ہے۔ میں نے اپنے آپ کو اچھی طرح سمجھا لیا ہے۔"

ان کے یہ الفاظ بہت عظیم الشان تھے۔ بلاشبہ محترم ڈاکٹر صاحب جماعت کے ایک عظیم سپوت تھے۔ صبر ، استغناء، خلافت سے انتہائی قریبی رشتہ۔ جب بھی حضور انور کی طرف سے کوئی ہدایت موصول ہوتی، اسی روز ایک خط کے ذریعہ تمام مبلغین کرام اور صدران جماعت کو خط بھجواتے اور اس کی کاپی محترم پرائیویٹ سیکریٹری صاحب کو حضور انور کو پیش کرنے کے لئے بھجوا دیتے۔ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا نام ہمیشہ بڑے احترام سے لیتے اور اپنی تقاریر میں حضور انور کی ہدایت کو بیان کرتے۔

محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب بہت اچھے مقرر تھے۔ اور اکثر فی البدیہہ تقریر کرتے۔ اور بہت ساری باتیں ان کے ذہن میں ہوتی تھیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ مغفرت فرمائے۔ اپنے قرب میں جگہ دے۔ اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ آمین۔

تذکرۃ الشہادتین بار بار پڑھو

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیے کہ جب تک وہ بزدلی کو نہ چھوڑے گی اور استقلال اور ہمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہر ایک راہ میں ہر مصیبت و مشکل کے اٹھانے کے لیے تیار نہ رہے گی وہ صالحین میں داخل نہیں ہو سکتی.... صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت کا واقعہ تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھو اور دیکھو کہ اس نے اپنے ایمان کا کیسا نمونہ دکھایا ہے۔ اس نے دنیا اور اس کے تعلقات کی کچھ بھی پروا نہیں کی۔" (ملفوظات، جلد6، صفحہ 255، ایڈیشن 1988ء)

ماضی سے پیوستہ عیدالاضحیہ کی کچھ یادیں

زاہدہ ظہیر ساجد

بکرا عید' بڑی عید' نام منہ پر چڑھے ہوئے ہیں۔ یہ بہت بڑے ہو کر علم ہوا کہ اسے عیدِ قربان' قربانی کی عید' عیدالاضحیٰ اور عیدالاضحیہ کہتے ہیں۔ یہ سب نام دس ذوالحجہ کو منائی جانے والی عید کے ہیں۔ ان میں سے سب سے عام نام 'بکرا عید' ہے بچپن میں تو ہم بھی بکرا عید ہی کہتے تھے مگر کاش کسی نے بکرے سے بھی پوچھا ہوتا۔اس کی عید کیسی ہوئی؟ آج امریکہ میں رہتے ہوئے پاکستان کی عیدیں یاد آرہی ہیں ۔ماضی کی تاروں کو کیا چھیڑ دیا کہ یادیں سارے دریچوں سے جھانکنے لگی ہیں۔ جیسے انتظار میں ہوں کہ انھیں موقع ملے اور وہ قوس و قزح کے سارے رنگ چارسُو اچھال دیں۔ کسی شاعر نے تو یادِ ماضی کو عذاب کہا ہے مگر ہمیں تو یوں لگ رہا ہے جیسے آج تو ماضی کی یادیں ہم پر نعمت بن کر نازل ہو رہی ہیں۔

کیا میٹھی میٹھی، سہانی سہانی تیاریاں ہوتی تھیں عیدوں پر۔ مگر بکرے کی قربانی والی عید کا نام لو تو سب سے پہلے جو احساس در آتا ہے اور منہ میں اب بھی پانی بھر آتا ہے۔ وہ تازہ تازہ بھنا ہوُا بکرے کا گوشت اور کلیجی ہے جو عید والے دن کا خاصہ ہے اور دوسرے دن پلاؤ اور پھر آخر میں سری پائے کی باری۔ کھیتوں میں پلنے اور تازہ گھاس پھونس کھا کر بڑھنے والے یہ جانور ایسے گوہرِ نایاب تھے کہ ان کے سامنے آج کے Organic گوشت کی کیا وقعت ہے۔

پہلا مرحلہ تو بکرا خریدنے کا ہوتا ہے۔ تو جناب !آتے ہیں پہلے مرحلہ کی طرف، یعنی بکرا خریدنے کی مہم کی طرف۔ عمر چھوٹی تھی اس لئے ہر معاملے میں تجسس بھی بہت ہوتا تھا۔ ہر معاملے میں تانک جھانک اور تھوڑی بہت دخل اندازی تو ضرور ہی کر دیتے تھے۔ سرکاری چھٹی تو عید پر تین دن کی ہوتی مگر اندرونِ خانہ یہ مہم ایک مہینہ یا شاید اس سے بھی زیادہ پر پھیلی ہوئی ہوتی۔

ہر خاندان کا طریقہ کار یقیناً مختلف ہو گا۔ مگر کچھ باتیں تو ضرور مشترک ہیں۔ جیسے جیب کا ہلکا یا بھاری ہونا، والدین کی نوک جھونک، بکرا منڈی کے چکر، ناکامی اور پھر کامیابی، بکرے کی گھر میں آمد اور پھر اس کی مہمان نوازی۔ ہر ایک کی کوشش ہوتی کہ مہمان نوازی کا اعزاز ہمیں حاصل ہو۔ بہترین سے بہترین چارہ اُسے کھانے کو ملے۔ ہم تو بعض اوقات اپنی پسند کی چینی میدے والی ٹکڑیاں بھی چوری چھپے اُس کو کھلا دیتے تھے۔ اور روح افزاء بھی پلا دیتے تھے۔ بچارے بکرے پر ترس جو بہت آ رہا ہوتا تھا اور ساتھ ہی پیار بھی۔

اس دن اِس آس میں ناشتہ بھی واجبی سا ہوتا۔ اس انتظار میں باورچی خانے میں بار بار جھانکتے کہ کب امّی جان گوشت بھونیں گی اور اُس کے ساتھ ہمیں تازہ تازہ پراٹھے کھانے کو ملیں گے۔ مگر بھنا ہوُا گوشت تو تب ملے گا جب قصائی ملے گا ۔ قصائی کا عید کے دن ملنا بھی عید ہی ہوتا ہے۔ بکرے تو اس وقت کو غنیمت سمجھ کر آپس میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔

اے بکرے تیری عمر طبعی ہے ایک رات
ہنس کر گزار یا اسے رو کر گزار دے

قصائی صاحب کے نخروں کا کچھ نہ پوچھئے۔ آخر پورے سال میں آج ہی تو ان کے آؤ بھگت کروانے کا دن ہے۔ کئی سائز کی تیز چھریاں، فرمانبردار کارکنوں کا عملہ اور ایک شانِ بے نیازی کے ساتھ چلے آتے ہیں۔ کیا رعب اور دبدبہ ہوتا ہے قصائی کا عید والے دن۔ جیسے کہہ رہا ہو قربانی کرنی ہے یا نہیں اور گھر والے جی جناب جی حضور بنے اُس کے سامنے حاضر ہوتے ہیں۔ بڑے ترلے منتوں سے ان سے منہ مانگی رقم طے کریں تو وہ ہمیں اس فہرست میں شامل کر لیتے ہیں جن کے گھروں میں انہیں بکرے کے گلے پر چھری پھیرنی منظور ہو۔

تو لیجئے جناب قصائی صاحب اپنے عملہ اور اوزاروں کے ساتھ تشریف لے ہی آئے ہیں۔ آن کی آن میں بکرا ذبح کیا اور اسے اور ہمیں الٹا لٹکا کر چلے گئے کہ بس ایک منٹ میں آپ کے ہمسائے کا بکرا ذبح کر کے واپس آتے ہیں۔ ذرا خون بہہ جائے تو بوٹیاں بنائیں گے ۔ اب سارے گھر والے بھوکے پیٹ اس کی راہ دیکھتے ہیں ع

وہ آرہے ہیں وہ آتے ہیں آرہے ہوں گے

جی! آخر وہ آ ہی گئے یہ بڑبڑاتے ہوئے کہ تھوڑا دم تو لے لیں۔ ابھی تو اتنی گائیں اور بکرے ذبح کر کے آئے ہیں۔ اچھا کٹا ہوا گوشت چاہیے یا نہیں قصہ مختصر گھنٹہ دو گھنٹہ میں بالآخر گوشت باورچی خانہ میں آ ہی گیا۔ اب تو جلدی ہی مزے لینے کو مل جائے گا۔

تازہ تازہ پسے ہوئے مسالوں کی خوشبو نے تو پہلے ہی گھر بھر دیا ہوا ہے۔ یقین کریں اس وقت بھی یہ لکھتے ہوئے دِل چاہ رہا ہے کہ امریکہ چھوڑ چھاڑ کر پاکستان پہنچ جائیں اور پھر سے مہمانوں سے بھرے گھر میں یہ مزے اُڑائیں۔ مگر شاید نہیں۔ اتنا لمبا عرصہ یہاں رہتے ہوئے ماہ و سال کیا گزرے کہ عادات اور مزاج ہی بدل گیا۔

گھر میں کشش تو ماں باپ کے ساتھ عزیز رشتہ داروں کے ساتھ ہوتی ہے۔ اب پاکستان میں وہ لطف کہاں۔ اب تو وہ لوگ بھی نہیں رہے۔ قانون بھی بدل گئے۔ ظلم و زیادتی بھی انتہا کو پہنچ گئی۔ اللہ تعالیٰ میرے پاکستان کے حالات بدلے اور ہر احمدی مسلمان کو پھر سے وہاں امن و چین سے رہنا نصیب ہو۔ ہر گھرانے کو بکرا خریدنے، بھنے ہوئے گوشت اور پراٹھوں کے ساتھ میز سجانے کی توفیق جلد سے جلد میرا ربّ عطا فرمائے۔ مسجدیں پھر آباد ہوں، دل خوف سے آزاد ہوں۔

آمین یارب العالمین۔

برسیں کرم کی بارشیں پروردِگار کی
آمد میرے چمن میں ہو پھر سے بہار کی
ہر سمت پھول کِھل اُٹھیں موسم ہوں خوشگوار
پھر دیدنی ہوں رونقیں اس لالہ زار کی

قارئین النور متوجہ ہوں

اس مجلہ میں امریکہ کی جماعتوں کی 'مقامی خبریں' اور 'بین الاقوامی خبریں' کے عنوانات سے مفید اور دلچسپ معلومات بھی شامل کی جاتی ہیں۔ اس ضمن میں آپ سے درخواست ہے کہ اپنی جماعت کے صدر صاحب کی منظوری کے ساتھ قارئین النور کے استفادہ کے لیے اپنی جماعت میں منعقد ہونے والی سرگرمیوں، اہم جلسوں، اجتماعات سے متعلق مفید، معلوماتی اور دلچسپ تبصرہ اور تاثرات النور میں بغرض اشاعت بھجوائیں۔ اپنے حلقوں میں یہ تحریک کریں کہ پیدائش 'شادی' آمین' شاندار تعلیمی نتائج' کوئی غیر معمولی اہمیت کے کام اور وفات کی اطلاعات بھی بذریعہ ای میل یا ڈاک درج ذیل پتے پر ارسال کریں:

Al-Nur@ahmadiyya.us	Editor Al-Nur, 15000 Good Hope Road Silver Spring, MD 20905

دسمبر 2024ء تک کے شمارہ جات کے لیے مقرر کردہ موضوعات پر اپنا تازہ کلام اور تحریریں بھیجنے کے لیے معینہ تاریخ نوٹ فرمالیں:

شمارہ	عناوین	معینہ تاریخ
اگست	یومِ آزادی، وقفِ جدید کی برکات، روحانی فٹنس کیمپ	15 / جولائی 2024ء
ستمبر	تحریک جدید، مالی قربانی، Labor Day، قرآن اینڈ سائنس سمپوزیم	15 / اگست، 2024ء
اکتوبر	مجلس شوریٰ انصاراللہ اور نیشنل اجتماع انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ	15 ستمبر، 2024ء
نومبر	Thanksgiving، وقفِ جدید کی اہمیت اور مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات، لجنہ اماءاللہ مجلس شوریٰ، ریجنل وقفِ نَو اجتماعات	15 / اکتوبر، 2024ء
دسمبر	سیرت النبی ﷺ، ویسٹ کوسٹ جلسہ، وقفِ جدید	15 نومبر، 2024ء

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

پنکھ ہوتے تو اُڑ آتے

شہلا احمد، ورجینیا

ہم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش دل میں لیے ایک لمبے عرصے سے یہ مصرع دل ہی دل میں گنگناتے رہتے تھے اور اسلام آباد جانے کے پروگرام بناتے رہتے تھے لیکن اب جب یہ خواب حقیقت میں تبدیل ہؤا تو اتنی جلدی سے وقت ہوا کے دوش پہ گزر گیا اور ایسا لگتا ہے جیسے ایک خواب دیکھا ہے۔ واپسی کے سفر میں اپنی پرواز پر بیٹھے ہم یہ سوچ رہے تھے کہ اب کس بات کی آس میں رہیں گے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ وقت بھی آن پہنچا جب ہمیں واپس جانا تھا۔

میرے شوہر کو دسمبر میں غیر متوقع طور پر کچھ دنوں کی چھٹی مل گئی اور ہمارے پاس ان چھٹیوں کے لیے کوئی پیشگی پروگرام نہیں تھا۔ ہم نے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے فلوریڈا جانے کا سرسری سا سوچا۔ دسمبر میں فلوریڈا کا موسم خوشگوار ہوتا ہے اس لحاظ سے وہاں جانے کے لیے یہ اچھا وقت تھا۔ لیکن ساتھ ہی ہم نے یہ بھی سوچا کہ اورلینڈو میں دسمبر کی چھٹیوں میں جہاز اور وہاں کے تفریحی مقامات کی ٹکٹیں حد سے زیادہ مہنگی ہوتی ہیں۔ ہم اپنے بچوں کو اس پریوں کی کہانیوں پر مبنی کارٹونوں کی دنیا میں کئی گنا مہنگی ٹکٹیں خرید کر لے جانے کے لیے اپنے آپ کو قائل نہیں کر سکے۔ ان مصنوعی کرداروں سے ہمارے بچے ابھی اتنے متاثر بھی نہیں ہیں تو پھر ہم خود کیوں انہیں یہ پیغام دیں کہ یہ سب بہت اہمیت کی حامل جگہیں ہیں جن کے لیے اتنے جتن کر کے انہیں وہاں لے جائیں۔ آخر اس کے ذریعے ہم اپنے بچوں کو کیا سکھائیں گے؟

اس سے کئی مہینے پہلے ہم نے اپریل میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کا ارادہ کیا تھا اس منصوبے کو ذہن میں رکھتے ہوئے اور اس خیال سے کہ اتنے مختصر وقت میں دسمبر میں مُلاقات کا موقع ملنا ممکن نہ ہو، ہم نے اس کی بجائے اپریل کے لیے درخواست دینے کا ارادہ کیا۔ اور میں نے چند لجنہ ممبرات کو فون کیا جو کہ خوش قسمتی سے اسلام آباد میں حضورانور سے ملاقات کر چکی تھیں یا مجھے لگا کہ شاید ان کے پاس مزید معلومات ہوں اور طریقہ کار کے بارے میں رہنمائی چاہی کہ اسلام آباد جائیں تو کہاں رہ سکتے ہیں۔ ایک بہن نے مجھے مشورہ دیا کہ مجھے اپنی تمام درخواستیں ایک ہی خط میں حضورانور کو بھیجنی چاہئیں۔

کچھ بہنوں نے مجھے بتایا کہ ان کے قریبی رشتہ دار لندن میں ہیں اس لیے وہ رہائش کے لئے اسلام آباد میں یا کہیں اس کے آس پاس انتظامات کر سکتے ہیں۔

میرے شوہر روزانہ کام پر جاتے تھے اور یوں کافی مصروفیت تھی۔ دسمبر میں ایک دن، ان کے کام پر روانہ ہونے سے پہلے ہم نے بات چیت کی کہ ان چھٹیوں کا بہترین استعمال یہی نظر آتا ہے اگر ہم حضور انور سے ملنے جائیں اور اسلام آباد میں وقت گزار سکیں۔ اپریل بہت دور لگ رہا تھا۔ اس کے علاوہ اپریل میں بچوں کو سکولوں سے چھٹی ملنا شاید آسان نہ ہو۔ ایک غیر یقینی سا مفروضوں کے سہارے بنایا ہؤا پروگرام مناسب نہیں لگ رہا تھا۔ اس لیے دسمبر ہی بہتر لگا۔

اس سے پہلے بھی ہم نے 2020ء میں حضور سے ملنے کے لیے یوکے جانے کا پروگرام بنایا تھا جو کورونا کی وبا کی وجہ سے پورا نہ ہو سکا تھا۔ اس وجہ سے ہمیں خوف تھا کہ کیوں ایک بار پھر تاخیر کی جائے اور کیوں نہ ابھی جو موقع سامنے نظر آرہا ہے اسی کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ میں نے یہ جانے بغیر کہ اتنے مختصر وقت میں ملاقات کی درخواست قبول ہوتی بھی ہے یا نہیں، حضورِ انور کی خدمت میں ملاقات کی درخواست بذریعہ فیکس بھیج دی۔ میں نے 10 دسمبر کو اس وقت فیکس کیا جب میرے شوہر کام پر تھے اور بعد میں اسی دن انہوں نے مجھے ٹیکسٹ بھی کیا کہ آپ حضور کو ایک خط فیکس کر کے ملاقات کی درخواست کریں اور میں نے انہیں بتایا کہ میں پہلے ہی خط لکھ کر فیکس کر چکی ہوں۔ 11 دسمبر کو، میں نے ایک اور خط فیکس کیا اور اس میں نمایاں کر کے ''ملاقات کی درخواست'' لکھا۔

میرے ذہن میں یہ خیال تھا کہ اتنے تھوڑے دن رہ گئے ہیں اور میں اب یہ خط فیکس کر رہی ہوں کم از کم اس کے اوپر واضح الفاظ میں موٹا کر کے لکھ تو دینا چاہیے کہ اس خط کا بنیادی مقصد کیا ہے اس سے پڑھنے میں اور خط کا بنیادی مقصد جاننے میں آسانی ہو جائے اور جلدی باری آجائے۔

مُلاقات کی درخواست کرتے ہوئے اپنے خط میں، میں نے حضور انور سے اسلام آباد میں رہائش کے لیے رہنمائی کی درخواست کی تھی۔ ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ اسلام آباد میں رہائش کا انتظام کیسے کیا جائے۔ چونکہ یہ آخری لمحات میں بننے والا پروگرام تھا، اور مجھے اسلام آباد کے قریب رہائش کے بارے میں کسی اور ذریعہ سے رہنمائی حاصل کرنے کے لیے کوئی اور بہتر طریقہ نہیں سمجھ میں آیا۔ ہمیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ اگر ہم اپنے طور پر رہائش کا انتظام کرنا چاہتے ہیں، تو اس بارے میں کن چیزوں کا خیال رکھیں اور روزانہ وہاں سے اسلام آباد پہنچنے کے ممکنہ ذرائع کیا ہو

سکتے ہیں ہمارے اس سفر کا واحد محرک و مقصد یہی تھا کہ ہم قیام کے دوران حضور کے آس پاس زیادہ سے زیادہ قریب رہ سکیں۔ اگرچہ میں نے اس بارے میں تمام اضافی سوالات پیارے حضور کو لکھ تو دیے لیکن مجھے حضور کو تکلیف دینے میں بہت شرم محسوس ہوئی مگر یہ سوچ کر دل کو تسلی دی کہ چونکہ بالآخر وہاں پر جماعتی رہائش کا فیصلہ حضور کی اجازت سے ہوتا ہے اس لیے لکھنا ضروری ہے ۔

پیارے حضور کو خط بھیجنے کے بعد ہم نے چھٹیوں کے لیے کوئی اور پروگرام سوچنا چھوڑ دیا۔ 14 دسمبر کو ہم آپس میں بات چیت کر رہے تھے کہ اتنے مختصر وقت میں میری ملاقات کی درخواست پر شاید وہاں پہ لوگ حیران ہو رہے ہوں گے۔ لیکن اللہ کے فضل سے اسی دن ہمیں جماعت کے صدر صاحب سے پتا چلا کہ ان کے پاس ہماری تصدیق کے لئے خط آیا ہے اور یہ ملاقات کی درخواست کے سلسلے میں تھا انہوں نے ہم سے ہمارے سفر کی ممکنہ تاریخوں کی تصدیق بھی کی۔ ہم بہت خوش ہو گئے۔ ہم نے صدر صاحب کو بتایا کہ ہمارے جانے کا مقصد صرف اور صرف پیارے حضور سے ملاقات ہے اس لیے ہم نے ابھی صرف درخواست دی ہے اور انتظار کر رہے ہیں اور ابھی تک کوئی ٹکٹ نہیں خریدا۔ ہم نے صدر صاحب کو مطلع کیا کہ ہمارا ارادہ 20 دسمبر سے 26 دسمبر کے درمیان سفر کا ہے۔ ہمیں صدر صاحب نے بتایا کہ اس کے بعد ہمیں ملاقات کی درخواست پر براہ راست پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر سے ہی اطلاع ملے گی۔ ہم بے چینی سے اس کال کا انتظار کرنے لگے۔ اب میں صبح سویرے بھی اپنا فون چیک کر رہی ہوتی تھی کیونکہ برطانیہ کا وقت ہم سے آگے ہے۔ میرے جذبات کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ علیہ کے درج ذیل اشعار سے بیان کیا جا سکتا ہے:

ہر طرف آپ کی یادوں پہ لگا کر پہرے
جی کڑا کر کے میں بیٹھا تھا کہ مت یاد آئے
ناگہاں اور کسی بات پہ دل ایسا دکھا
میں بہت رویا مجھے آپ بہت یاد آئے

ایک بے یقینی کا امتحان شروع ہوُا جس کا میں نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔ ہم ابھی تک ٹکٹ نہیں خرید سکتے تھے کیونکہ ہم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر سے کال کا انتظار کر رہے تھے کہ ہماری پیارے حضور سے ملاقات منظور ہو گئی ہے اور حقیقت میں ممکن ہے۔ 2-3 دن انتظار کرنے کے بعد میں نے دفتر فون کرنا شروع کیا۔ ہر روز جب میں فون کرتی تو جو معلومات مجھے ملتیں وہ ہمارے پاس موجود محدود وقت کے حوالے سے حوصلہ افزا نہیں تھیں، میرا نام ابھی تک منظور شدہ درخواستوں کی فہرست میں شامل نہیں تھا۔ یہ بے انتہا غیر یقینی کی کیفیت تھی اور بات چیت میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ اتنے تھوڑے وقت میں منظوری کے سب مراحل سے گزرنا بہت مشکل ہے اور مجھے کم از کم ایک دو ماہ پہلے درخواست دینی چاہیے تھی۔ میں نے تسلیم کیا کہ یہ سچ ہے کہ ہم نے بہت تاخیر سے درخواست دی لیکن لوکل جماعت کے صدر صاحب کے پیغام کے ساتھ کہ انہیں ہماری تصدیق کی درخواست موصول ہوئی ہے۔

میں اسلام آباد میں دفتر والوں کو ہر روز فون کر کے پریشان کرنا نہیں چاہتی تھی اور مجھے بتایا بھی یہی گیا تھا کہ فون کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ میں ملاقات کا جوش اور امید لے کر ہر روز فون کرتی رہی کیونکہ ملاقات کی منظوری کی خبر سننے کے بعد ہی ہم اپنے ٹکٹ خرید سکتے تھے اور ہم پیارے حضور کے ساتھ ممکنہ ملاقات کا یہ انمول موقع ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔ ہم جانتے تھے ۔

وہی لمحات بہتر ہیں جو اس کے پاس بیٹھے ہیں
وہ مسکن ہے خلافت کا ہم اس نسبت سے جیتے ہیں

10 سے 18 دسمبر کا عرصہ حضور سے ملنے کی بے قرار خواہش میں گزر گیا۔ صدف علیم صدیقی کا درج ذیل شعر ذہن میں آتا رہا اور مجھے تسلی دیتا رہا ۔

الفت پہ گواہ میرے یہ اشعار رہیں گے
ہم تیرے وفادار، وفادار رہیں گے

18 دسمبر کا دن تھا ہمارے خیال میں انتظار کا آخری دن تھا ہم نے سوچا کہ اگر ہم 20 تاریخ کو پرواز کریں تو کم از کم 18 تاریخ تک ٹکٹ ضرور خرید لینی چاہیے میں نے دفتر فون کیا اور مجھے بتایا گیا کہ کیونکہ میں نے ملاقات کی درخواست کے ساتھ رہائش کی درخواست ملا دی ہے اس کی وجہ سے تاخیر ہو سکتی ہے اور میں نے وضاحت دینے کی کوشش کی کہ ہماری اصل درخواست ملاقات کے لیے ہے۔ میں نے رہائش کے بارے میں صرف رہنمائی مانگی تھی کیونکہ ہمیں کچھ پتہ نہیں تھا کہ ہمیں دن بھر حضور کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے کہاں رہنا چاہیے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ بہت مصروف وقت ہے اس لیے ہمیں تیار رہنا چاہیے اگر ہمیں اس مختصر نوٹس پر ملاقات کا موقع نہیں ملتا اور اب چونکہ ہم نے رہائش کی درخواست کا اضافہ کر دیا ہے اس لیے ہماری اصل درخواست پر ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔

ہر روز جاگتے سوتے ہم یہ سوچتے تھے کہ ہم برطانیہ حضور کے پاس جائیں گے یا نہیں۔ یہ وہ سوال تھا جو بچے بھی پوچھ رہے تھے۔

مجھے ڈر بھی لگ رہا تھا کہ اگر حضور نے میری ملاقات کی درخواست منظور نہ کی تو میں کیا کروں گی؟ اس دنیا میں ہمارا ایک ہی سہارا ہے اور ہم ملنا چاہتے ہیں لیکن خدا

نہ کرے کہ حضور بھی ہمیں قبول نہ کریں۔ ہم غمگین تھے اور دل انتظار میں اٹکا ہوًا تھا اور کسی چیز میں دل نہیں لگ رہا تھا لیکن اس سب کے باوجود بچوں کے اسکول اور روزمرہ کے کام جاری تھے۔ ہمیں خدشہ تھا کہ اگر 22 تاریخ کو پتا چلا کہ 25 تاریخ کو ہماری ملاقات منظور ہوگئی ہے۔ تو پھر کیا ہو گا؟ کہیں ایسا تو نہیں ہو گا کہ جب ہمیں حضور سے ملاقات کی منظوری ملے اور ہم جانہ سکیں؟ یہ مناسب نہیں ہو گا۔ لیکن دوسری طرف کیونکہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر والوں کی یہی ہدایت تھی کہ ہمیں ان کی کال کا انتظار کرنا چاہیے اور تب ہی ٹکٹ خریدنا چاہیے۔

اسی شام کو ہم نے ایک فیصلہ کر لیا۔ میرے شوہر نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ ہم سب حضور کے پاس لندن جائیں (وہ یہ بات پہلے سے کہتے آرہے تھے) چاہے ہمیں ملاقات کا موقع ملے یا نہ ملے۔ ہم حضور کے پیچھے نمازیں پڑھیں گے۔ یہ بات اصل میں ہم سب ہی مختلف اوقات میں کہتے رہتے تھے لیکن فیصلہ نہیں ہو رہا تھا کیونکہ سوال یہ تھا کہ اگر اگلے ہفتے یا مہینے تک ملاقات کی منظوری مل گئی تو کیا ہو گا؟ کیا ہم اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے؟ ہم دو ماہ میں دوبار سفر نہیں کر سکیں گے۔ میرے شوہر نے ایک ایک کر کے سب سے پوچھا کہ کیا ہمیں جانا چاہئے اگرچہ ہمیں ملاقات کا موقع نہ بھی ملے؟ کیا ہم اسے پورے دلی اطمینان کے ساتھ بغیر کسی شکوہ کے قبول کریں گے؟ ہم سب نے ہاں کہا۔ "فیصلہ" ہو گیا۔ ہم نے ٹکٹ خریدنے کا فیصلہ کیا۔ ہم نے کچھ تحقیق کی لیکن اس رات خرید نہیں سکے کیونکہ بہت دیر ہو چکی تھی لیکن چونکہ فیصلہ ہو چکا تھا، اس لیے ہم قدرے پر سکون تھے۔ ہم مطمئن تھے کہ ہم جا سکتے ہیں کیونکہ ٹکٹ ابھی بھی 18 تاریخ کو دستیاب تھے۔

میں شکر گزار ہوں ان سب کی جنہوں نے اس فیصلے تک پہنچنے میں ہماری رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی کہ گو کہ اس کی کوئی ضمانت تو نہیں ہے لیکن چونکہ ہم نے ملاقات کے لئے درخواست دی ہے اور چلے گئے تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ ہماری انشاء اللہ حضور سے ملاقات ہو جائے گی اور شاذ و نادر صورتوں میں اگر کسی کو موقع نہیں بھی ملتا تو اسلام آباد میں وقت گزارنے کا موقع ملنا بھی انمول دولت ہے جس کی قدر وہی سمجھ سکتا ہے جو وہاں جاتا ہے۔

ہمیں سیکرٹری صاحب کے دفتر کے ذریعے 19 تاریخ کو اطلاع ملی کہ ہماری رہائش کا انتظام بیت الفتوح میں ہو گیا ہے اور 23 تاریخ کے قریب ہمیں سرائے خدیجہ میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔ اس سے ہمیں اور بھی حوصلہ ہوًا اس لیے ہم نے گزشتہ رات کے کیے گئے فیصلے کی روشنی میں، برطانیہ جانے کے لیے 20 دسمبر کے ٹکٹ خرید لئے اور پیکنگ شروع کی اور 20 تاریخ کی دوپہر کو جب ہم بالکل تیار تھے اور گھر سے چیک ان کر چکے تھے تو ہمیں ایئر لائن کی طرف سے ای میل موصول ہوئی کہ پہلی فلائٹ میں تاخیر کی وجہ سے ہماری دوسری فلائٹ مس ہو جائے گی اس طرح ہمارے پاس دو راستے تھے یا تو کسی اور تاریخ کو سفر کریں یا ٹکٹ کی رقم کی واپسی۔ اگلے چند دنوں تک، ایئر لائن کی طرف سے کوئی اور پرواز دستیاب نہیں تھی۔ ہم صرف یہ دیکھنے کے لیے ہوائی اڈے پر گئے کہ آیا ہمیں کوئی بہتر متبادل مل سکتا ہے یا پرواز میں تاخیر واقعی حقیقی ہے جب ہم ہوائی اڈے کے لئے راستے میں تھے، تب ہی ہمیں وہ کال موصول ہوئی جس کا ہم طویل عرصہ سے بے چینی سے انتظار کر رہے تھے ہمیں 25 دسمبر کو پیارے حضور سے ملاقات کی منظوری کی خوشخبری ملی، الحمدللہ۔ یہ ہماری پہلی فیملی ملاقات تھی اس سے ثابت ہوًا کہ شاید اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ ہم اس سفر کو غیر مشروط طور پر شروع کریں اگرچہ عام طور پر پی ایس آفس کے کارکنان یہ مشورہ نہیں دیتے کہ اگر ہم ملاقات چاہتے ہیں تو ہم ان کی طرف سے ملاقات کی تصدیق کی اطلاع کے بغیر سفر شروع کریں لیکن ایسا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ ہم قدم بڑھائیں اور اس بے لوث معیار پر پورا اتریں۔ بغیر کسی وعدے اور توقع کے صرف خلیفۂ وقت کے پاس وقت گزارنے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے کے لیے سفر کریں۔

ہم ہوائی اڈے پر پہنچے اور پتہ چلا کہ پرواز میں تاخیر کی خبر درست ہے اور اس ایئر لائن کی کوئی متبادل پرواز اس دن کے لیے نہیں تھی ہوائی اڈے کے بنچوں پر بیٹھ کر ہم نے اسی دن کے لیے ایک نئی فلائٹ دوسری ایئر لائن پر بک کرائی جو چند گھنٹوں کے بعد روانہ ہو رہی تھی اور پہلی ٹکٹ کو اس کے ممکنہ ریفنڈ کی فکر کیے بغیر منسوخ کر دیا الحمدللہ یہ سب کام پایۂ تکمیل پہنچا اور ہم ڈبلن کے راستے برطانیہ پہنچے۔ یہ ایک بہت طویل سفر تھا۔ قریباً 21 گھنٹے سفر کی حالت میں رہنے کے بعد ہم بالآخر بیت الفتوح پہنچ گئے۔ الحمدللہ۔ اس سفر کی بے یقینی نے ہر قدم پر مجھے یاد دلایا ؏

انہی پتھروں پہ چل کر اگر آسکو تو آؤ

الحمدللہ اسلام آباد میں کافی وقت گزارنے کا موقع ملا روزانہ اکثر نمازیں اسلام آباد میں پڑھنے کی توفیق ملی اور آتے جاتے حضورِ انور کے دیدار کے ان گنت مواقع سے فیض یاب ہونے کی توفیق ملی۔جب ہم پیارے حضور سے ملاقات کے بعد کمرے سے باہر نکل رہے تھے تو میں حضور کی موجودگی کا کوئی لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے میں نے پوری کوشش کی کہ باہر کی طرف چلتی رہوں اور زیادہ سے زیادہ حضور کو دیکھتی رہوں تاکہ حضور کی طرف پیٹھ نہ ہو۔جب ہم باہر نکلنے کے دروازے کے قریب پہنچے تو میں نے مڑ کر پیارے حضور کی طرف دیکھا۔ مجھے ایسا لگا جیسے کہوں

میرے درد کی جو دوا کرے
کوئی ایسا شخص ہؤا کرے

حضور کوئی اور کچھ کاغذات دیکھ رہے تھے لیکن پھر شاید حضور کو بھی احساس ہؤا کہ میں رک گئی ہوں اور حضور نے بھی شفقت سے میری طرف دیکھا اور یہ رخصت ہونے کا سب سے بہترین انداز تھا جس کا میں تصور کر سکتی تھی میں نے الوداع کے لیے نہ تو ہاتھ ہلایا اور نہ ہی کچھ اور کہا۔ لیکن بے پناہ خوشی سے بھرے دل کے ساتھ میں کمرے سے باہر آئی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے گھر والوں کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور ہم ہمیشہ پیارے حضور کے ارشادات پر عمل کرنے والے ہوں، آمین۔

معروف شاعر فیض احمد فیض کا یہ شعر صادق آتا ہے ۔

اٹھ کر تو آ گئے ہیں تری بزم سے مگر
کچھ دل ہی جانتا ہے کہ کس دل سے آئے ہیں

حضور سے ملاقات کے دوران آپ کی شفقت، پر سکون مسکراتا چہرہ اور مشفقانہ پیار سے بھرپور گفتگو اس بات کی عکاس ہے کہ حضور ہر احمدی کو ذاتی توجہ دیتے ہیں، ہر بچے کو بے مثال شفیق باپ اور ماں جیسی محبت اور نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کی دلجوئی کرتے اور ہم سب سے بغیر کسی تکلف کے بات کرتے ہیں۔ وہ سب لمحات اور بات چیت، ہم اسے کبھی نہیں بھولیں گے. پیارے حضور کے ساتھ یادگار فیملی تصویر ہمارا اثاثہ ہے جسے ہم دعاؤں کے خزانے کے ساتھ واپس لا رہے ہیں۔ بالکل سچ کہا ہے۔

جینا محال ہے بہت دنیا میں بے امام
ایک دشت خارزار ہے اور دھوپ ہے کڑی
ہم خوش نصیب لوگ ہیں اس دور میں ضیا
ہم پر وہ ایک ذات ہے سایہ کیے کھڑی

کہا جاتا ہے کہ آخرت میں ہر انسان اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ تو یہ میرے لیے بہت اطمینان کا باعث ہے کیونکہ میں ایک بات جانتی ہوں کہ ہم حضور سے بہت محبت کرتے ہیں۔

طوفان سے جب ٹکرا گئے پھر آر کیا اور پار کیا
جب چل پڑے تو چل پڑے پھر تیر کیا تلوار

یہ ہم سب گھر والوں کی پسندیدہ نظم ہے۔

ملاقات کی درخواست دینے اور برطانیہ جانے کے درمیان 10 دن کے اس پورے عرصے کے تجربے کے دوران یہ مصرعے دہراتے میں نے یہ سیکھا کہ آزمائشیں کیسے بھیس بدل کے آتی ہیں یا نیکی کے راستے پر بھی آتی ہیں اور یہ دعا کیوں اور کس طرح ضروری ہے کہ اللہ ہمیں ثابت قدم رکھے کیونکہ شیطان ہر قدم پر زبردستی گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ گھر کی واپسی کی پرواز میں جب ہم ان یادوں بھرے لمحات کو دُہرا رہے تھے تو ہمارے دلوں کی پکار یہ تھی ۔

ہم لوگ ہیں اہل وفا دل دے دیا تو دے دیا
وہ آزما کر دیکھ لے اک بار کیا سو بار کیا

ہم بار بار اسلام آباد آنے اور جلد از جلد دوبارہ آنے کی خواہش کے ساتھ گھر آئے۔ یہ ہمارے لیے اب تک کی سب سے بہترین چھٹیاں تھیں اور اس تحریر کے ذریعے میں ہر اس شخص کی بھرپور حوصلہ افزائی کرنا چاہتی ہوں جو اسلام آباد جا کر وہاں اپنے شب و روز زیادہ سے زیادہ گزارنے کا خواہشمند ہے۔ یہ آپ کا سب سے خوشگوار فیصلہ ہو گا ؎

وہی زندگی تو امر ہوئی جو ترے حضور وفا کرے

ہمارے واپس آنے کے بعد جب بھی ہمیں حضور کی طرف سے دعاؤں سے بھرے، بہت سے خطوط موصول ہوئے ہیں، میں نے چند باتوں کو خاص طور پر محسوس کیا ہے۔ یہ اس قدر حیرت انگیز ہے کہ ایک خط، جس پر پیارے حضور کے دستخط تھے وہ ہماری ملاقات کے چند ہی دنوں کے بعد لکھا گیا تھا اور ایک بات یہ کہ حضور نے ہمارے نہایت ہی حقیر ہدیہ کے جواب میں جزاکم اللہ کا انمول تحفہ دیا۔ ہم نے یہ توقع یا تصور بھی نہیں کیا تھا کہ یہ امر قابل ذکر ہے یا ہمیں پیارے حضور کی طرف سے ایک خط ملے گا جس میں ہدیہ کا خاص طور پر اس قدر محبت کے ساتھ ذکر کیا جائے گا لیکن تعجب کی بات نہیں کیونکہ حضور پُر نور ہم احمدیوں کی خلافت کی محبت میں ہر عاجزانہ کوشش کی قدر کرتے ہیں۔ دوسرا خط جو مجھے حال ہی میں موصول ہؤا ہے وہ میری ایک ذاتی درخواست کا جواب تھا جو کہ میرے فیکس کے 3-4 دن کے اندر لکھا گیا اور میرے لیے ذاتی طور پر ایک نشان ہے کہ ہم ہر خط جو پیارے حضور کو بھیجتے ہیں خواہ وہ ملاقات کے لیے ہو، رہنمائی یا دعاؤں کی درخواست ہو۔ کوئی بھی درخواست پیارے حضور کبھی بھی نظر انداز نہیں ہونے دیتے چند دنوں کے اندر، میرے جیسا ایک عام عاجز احمدی جو بھی درخواست کرتا ہے، حضور دعاؤں کے ساتھ جواب دیتے ہیں جو ہمارے دونوں جہانوں کو بدل سکتا ہے اور یہ نعمت ہمیشہ ہمارے ساتھ رہ سکتی ہے۔ انشاءاللہ ؎

خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا

ملاقات سے پہلے بعض دفعہ یہ ڈر سا رہتا تھا کہ کسی بات سے حضور ناراض نہ ہوں اور حضور میرے بارے میں کیا سوچیں گے اگر یہ سوال پوچھا وغیرہ۔ ملاقات

کے بعد سے میرے اس یقین کو بھی مزید تقویت ملی ہے کہ حضور ہمیں یا ہماری نیت کو ہم سے بہتر سمجھ لیتے ہیں۔ اس سے مجھے سکون ملا ہے ہمیں صرف ثابت قدمی سے خلافت کے ساتھ تعلق پر مضبوطی سے قائم رہنے اور قدم آگے بڑھاتے رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس خدائی نعمت کی صحیح معنوں میں قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس سے ہمیں نوازا گیا ہے اور ہم ہمیشہ پیارے حضور کی دعاؤں کے وارث بنیں اور حضور کی امیدوں پر پورا اترتے رہیں۔ دعا ہے:

جنبش پہ تیرے ہاتھ کی بیٹھیں اٹھیں چلیں
آیا ہے تیرے ساتھ وہی موسم وفا
جن میں اطاعتوں کے شجر برگ و بار دیں
تیری پکار پر یہ صدا بار بار دیں
لبیک یا امامنا لبیک سیدی لبیک سیدی

اِک شہرِ شہرِ یاراں

عبد الشکُور، کلیولینڈ، امریکہ

وہ جن دنوں مِرا خالی مکان شہر میں تھا
انہی دنوں وہ مِرا مہربان شہر میں تھا

بجا کہ ہیں وُہی گلیاں وُہی در و دیوار
کہاں گیا جو مِرا سائبان شہر میں تھا

وہ ایک شہر کہ اِک شہر شہر یاراں تھا
نگارِ شِیریں سخن، خُوش بیان شہر میں تھا

وہ شہر میں تھا تو کیا کیا تھے سلسلے باہم
محبّتوں کا امیں پاسبان شہر میں تھا

نویدِ مہر کی صبحیں، مہ و نجوم کی رات
جہانِ نُور کا اِک آسمان شہر میں تھا

وہ جس کے دم سے تھا تصویرِ کائنات میں رنگ
نشاطِ بادہ کشاں، دُودمان شہر میں تھا

ہر ایک ہاتھ کہ اِک کاسۂ گدائی لئے
اور دان دینے کو اِک مہربان شہر میں تھا

بنیادی مسائل کے جوابات

بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: یوکے کے ایک مربی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا ہے کہ اگر کوئی چیز مسجد میں گم ہو جائے یا وضو کرنے کی جگہ پر کوئی شخص اپنی چیز بھول جائے اور کسی دوسرے کو ملے تو کیا ایسی گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان ہو سکتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 20/نومبر 2022ء میں اس سوال کے جواب میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور نے فرمایا:

جواب: گمشدہ اشیاء کا مسجد میں اعلان کرنا منع ہے۔ حضور ﷺ نے اسے بہت زیادہ ناپسند فرمایا چنانچہ صحیح مسلم کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص مسجد میں کسی گمشدہ چیز کا اعلان کرے اور اسے ڈھونڈتا پھرے تو سننے والا شخص اسے کہے کہ اللہ کرے کہ تجھے یہ چیز نہ ملے۔ کیونکہ مساجد اس مقصد کے لیے نہیں بنائی گئیں۔ (صحیح مسلم کِتَاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاة—باب النَّهْيِ عَنْ نَشْدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ سَمِعَ النَّاشِدَ)

گمشدہ اشیاء کے مساجد میں اعلانات کی ممانعت کی بابت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم اسلام کا اور خصوصاً قرون اولیٰ کا گہرا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے مساجد کو صرف ذکر الٰہی کی جگہ ہی نہیں بنایا بلکہ بعض دنیوی امور کے تصفیہ کا مقام بھی بنایا ہے۔ رسول کریم ﷺ کی مجالس میں ہم دیکھتے ہیں کہ لڑائیوں کے فیصلے بھی مساجد میں ہوتے تھے۔ قضائیں بھی وہیں ہوتی تھیں۔ تعلیم بھی وہیں ہوتی تھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد صرف اللہ اللہ کرنے کے لیے ہی نہیں بلکہ بعض دوسرے کام بھی جو قومی ضرورت کے ہوتے ہیں مساجد میں کیے جاسکتے ہیں۔ ہاں مساجد میں خالص ذاتی کاموں کے متعلق باتیں کرنا منع ہے مثلاً رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ اس گمشدہ چیز کے متعلق مسجد میں اعلان نہ کرے اگر وہ اس گمشدہ چیز کے متعلق اعلان کرے تو خدا تعالیٰ اس میں برکت نہ ڈالے۔ پس ایک طرف تو مساجد میں جنگی مجلسیں منعقد ہوتی ہیں، تعلیم دی جاتی ہے، قضائیں ہوتی ہیں لیکن دوسری طرف گمشدہ چیز کے متعلق اعلان کرنا مسجد میں منع کیا گیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ مسجد میں جو کام ہوں وہ قومی ہوں، ذاتی نہیں۔ گویا مسجد اجتماعی جگہ ہے اور وہاں ایسے کام ہوسکتے ہیں جو اجتماعی اور قومی ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ جو کام وہاں ہوں وہ قومی فائدہ کے بھی ہوں اور نیکی کے بھی ہوں۔ گویا جو کام نیک ہے اور قومی فائدہ کا ہے اسے ذکر الٰہی کا قائم مقام قرار دیا گیا ہے۔ (خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 29/اگست 1952ء، مطبوعہ روزنامہ الفضل، لاہور 11/ستمبر 1952ء، صفحہ 2)

پس ان ارشادات کی روشنی میں یہ بات تو واضح ہے کہ کسی ذاتی گمشدہ چیز کا مساجد میں اعلان کرنا منع ہے، کیونکہ یہ ذاتی نوعیت کا کام ہے اور اس کا قومی فائدہ سے تعلق نہیں۔ البتہ بچوں وغیرہ کی گمشدگی یا گمشدہ بچوں کے ملنے کا اعلان اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ یہ کسی کی زندگی موت کا مسئلہ ہوتا ہے نیز اس کا شمار قومی فائدہ اور نیکی کے کاموں میں ہوتا ہے۔

تاہم کسی چیز کے مسجد میں گم ہونے یا مسجد سے کسی چیز کے ملنے کے متعلق مسجد میں آنے والے احباب کو مطلع کرنے کے لیے مسجد کے بیرونی دروازہ کے ساتھ کسی نوٹس بورڈ پر اس قسم کے امور کے نوٹس لگانے میں کوئی ہرج نہیں اور بعض پرانے فقہاء نے بھی اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔

https://www.alfazl.com/2024/01/27/88821/

جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم اور سینئر گریڈ مربیٔ سلسلہ امریکہ، مکرم منیر احمد چودھری صاحب وفات پاگئے

انا للہ وانا اِلیہ راجعون

احباب جماعت کو بہت دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم اور سینئر گریڈ مربی سلسلہ امریکہ مکرم منیر احمد چودھری صاحب مورخہ 26/ مئی 2024ء بروز اتوار سلور سپرنگ مڈلینڈ (Silver Spring, MD.) کے ہسپتال میں ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے بعمر 73 سال وفات پاگئے، انا للہ وانا اِلیہ راجعون۔

مکرم منیر احمد چودھری صاحب مورخہ 12/ جولائی 1951ء کو بشیر آباد اسٹیٹ سندھ میں مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کا آبائی تعلق کھاریاں ضلع گجرات سے تھا۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے پڑنانا حضرت مولوی فضل دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جن کا نام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے 313 اصحاب کی فہرست میں دوسرے نمبر پر درج ہے، کے ذریعہ سے آئی۔ آپ کے ماموں مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب مرحوم نے ایک لمبا عرصہ نائیجیریا میں بطور واقف زندگی ڈاکٹر خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح مکرم محمد اسماعیل خالد صاحب مرحوم جو سندھ میں تحریک جدید کی زمینوں کے مینیجر رہے، آپ کے تایا تھے۔ آپ کے والد مکرم چودھری بشیر احمد صاحب ریڈیو آفیسر کراچی رہے۔

مکرم منیر چودھری صاحب نے میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد اگست 1970ء میں 19 سال کی عمر میں خدمت اسلام احمدیت کے لیے اپنی زندگی وقف کی۔ ستمبر 1970ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ مئی 1978ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کا امتحان پاس کیا۔ جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ کو نظارت اصلاح وارشاد کے تحت مئی 1978ء تا مئی 1980ء حافظ آباد پاکستان میں خدمت کی توفیق ملی۔ بعد ازاں مئی تا اگست 1980ء بطور معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ ستمبر 1981ء میں وکالت تبشیر کے تحت آپ کو امریکہ بھجوادیا گیا۔ آپ کو امریکہ میں 1981ء تا 1990ء اور بعد ازاں 1994ء تادم آخر خدمت کی توفیق ملی۔

امریکہ میں آپ کو مختلف ریاستوں مثلاً ویسٹ کوسٹ جس میں لاس اینجلس اور سیلیکان ویلی کی جماعتیں شامل ہیں بطور مبلغ سلسلہ خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی، اور اس کے بعد آپ کو بطور مبلغ سلسلہ سینٹ لوئس میں بھی خدمات کا موقع ملا۔ آپ نے مسجد بیت الرحمٰن میں واقع ایم ٹی اے ٹیلی پورٹ امریکہ کے قیام میں نمایاں کردار ادا کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور ڈائریکٹر ایم ٹی اے انٹرنیشنل مسرور ٹیلی پورٹ امریکہ مقرر فرمایا، آپ تادم آخر اس عہدہ جلیلہ پر فائز رہے۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو مرکزی مبلغ کے ساتھ ساتھ مرکزی نمائندہ بھی مقرر فرماتے ہوئے امراء جماعت ہائے احمدیہ امریکہ و کینیڈا کو ہدایت فرمائی کہ:

”اب یہ اپنے تمام انتظامی معاملات کے لیے براہ راست لندن مرکز سے رابطہ رکھیں گے اور یہاں سے ہی ہدایات لیں گے۔“

آپ مورخہ 11/ جولائی 2011ء کو بعمر ساٹھ سال ریٹائر ہوئے۔ آپ کو بعد از ریٹائرمنٹ تادم آخر بطور ری ایمپلائی خدمت کی توفیق ملی۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بہت زیرک، معاملہ فہم، صائب الرائے، محبت کرنے والے شفیق وجود، مسکراتے چہرہ اور بشاشت کے ساتھ خدمت دین میں ہمہ وقت مصروف رہتے۔ محنت، لگن، ذوق و شوق اور وقف کی روح کے ساتھ دین کے کام سرانجام دینا آپ کا وطیرہ تھا۔ آپ کو جو دوست بھی ملنے آتے ان کا مسکراتے چہرہ کے ساتھ استقبال کرتے اور مہمان نوازی میں کوئی کسر نہ چھوڑتے۔ خلیفۃ المسیح کے ساتھ اطاعت اور محبت کا گہرا تعلق تھا۔

مرحوم دیرینہ خادم سلسلہ کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ قمر شہناز احمد صاحبہ بنت مکرم چوہدری احمد خان صاحب، ایک بیٹا خالد بلال احمد صاحب، دو بیٹیاں درثمین خان صاحبہ اور خولیٰ منیر احمد صاحبہ اور بھائی چوہدری نصیر احمد صاحب شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

https://www.alfazl.com/2024/05/30/98251/

سیکرٹری جنرل آف Organization of American States سے ملاقات

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 5؍فروری 2024ء کو یحییٰ لقمان صاحب (مبلغ سلسلہ امریکہ) اور خاکسار (مبلغ سلسلہ ارجنٹائن) کو جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں امریکی ریاستوں کی تنظیم Organization of American States کے سیکرٹری جنرل جناب لوئس الماگرو سے ملاقات کا موقع ملا۔ OAS ایک بین الاقوامی اور بین الحکومتی تنظیم ہے جس کے ممبرز شمالی، وسطی اور جنوبی امریکہ کے 35؍ممالک ہیں۔ یہ تنظیم 1948ء میں واشنگٹن میں قائم ہوئی تھی تاکہ اپنے اراکین کے درمیان علاقائی سطح پر امن، سلامتی اور خوشحالی کو فروغ دیا جاسکے۔ اس کا مقصد اس کے ماٹو "زیادہ لوگوں کے لیے زیادہ حقوق" کے تحت بنیادی انسانی حقوق اور اصولوں کا دفاع کرنا ہے۔

واشنگٹن میں ہونے والی اس ملاقات کے دوران ہم نے جماعت احمدیہ کی طرف سے بین المذاہب ہم آہنگی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے حوالے سے کاموں کا تعارف پیش کیا۔ اس دوران ہم نے اپنی مہم "وائسز فار پیس" پر تفصیل سے گفتگو کی تاکہ مشرق وسطیٰ کے مختلف معاشروں میں پُرامن باہمی بقا کو یقینی بنایا جاسکے۔ سیکرٹری جنرل صاحب نے ہماری کوششوں کو سراہا اور ایک مشترکہ بیان جاری کیا جس میں تمام رکن ممالک کو اپنی پالیسیوں میں مذہبی آزادی اور احترام کو یقینی بنانے کی تاکید کی گئی۔ مشترکہ پریس ریلیز اور ملاقات کی تفصیلات متعدد میڈیا اداروں نے بھی شائع کیں۔

(رپورٹ: مروان سرور گل۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

عید الاضحیٰ پر پاکستان میں انتظامیہ کی ہٹ دھرمی برقرار، عید کی ادائیگی اور قربانی کرنے کی اجازت نہ دی

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق مورخہ 16 اور 17/جون 2024ء کی درمیانی شب قریباً پونے تین بجے آزاد کشمیر کے معروف شہر کوٹلی میں موجود جماعت احمدیہ کی مسجد پر اندازاً ڈیڑھ سو افراد پر مشتمل ایک ہجوم نے حملہ کر دیا۔ اس افسوس ناک واقعے میں پُر تشدّد ہجوم نے فائرنگ کی اور مسجد کے محراب اور مینار کو شہید کر دیا۔

واضح رہے کہ جماعت احمدیہ کو آج سے قریباً نصف صدی قبل پاکستان میں ”ناٹ مسلم“ قرار دیا گیا تھا۔ جبکہ قانون میں کی جانے والی اس قابل مذمت ترمیم کے دس سال بعد بدنام زمانہ ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق نے صدارتی آرڈیننس نمبر بیس بعنوان ”امتناع قادیانیت آرڈیننس“ متعارف کروایا جس کے مطابق احمدی مسلمان اپنے آپ کو مسلمان ظاہر بھی نہیں کر سکتے۔

جماعت احمدیہ خلافتِ احمدیہ کے بابرکت سائے میں اسلامی تعلیمات پر کاربند ایک پُرامن جماعت ہے جس کا وطیرہ ایسے پُر تشدّد واقعات کے جواب میں قانون کے دامن کو تھامے رکھنا، ہر حالت میں پُرامن رہنا اور اپنے خالق و مالک کی طرف رجوع کرتے ہوئے معاملات اُسی پر چھوڑ دینا ہے۔

جمعۃ المبارک مورخہ 14/جون 2024ء کو امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان میں احمدی مسلمانوں کے خلاف چلنے والی تشدّد کی حالیہ لہر کے پیش نظر دُعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا: مَیں پاکستان کے احمدیوں کے لیے بھی خاص طور پر دعا کے لیے کہنا چاہتا ہوں۔ ان پر آج کل پھر سختیاں وارد کی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد پاکستانی احمدیوں کو بھی ان ظالموں سے نجات دلائے۔ اور وہاں بھی ہمارے حالات بہتر ہوں۔ (آمین) ذرا ذرا سی بات پر مقدمے اور تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

یاد رہے کہ گزشتہ ہفتے سے پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ہونے والے پُر تشدّد واقعات میں تیزی دیکھنے میں آئی اور محب وطن پاکستانی احمدیوں کو بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عبادات سے روکا گیا۔ پاکستان میں بالعموم اور پنجاب کے قریباً ہر ضلع میں شر پسند عناصر کے ساتھ ساتھ قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں نے احمدیوں کو ہراساں کیا۔ عید سے ایک روز قبل پنجاب میں پولیس نے سات احمدیوں کو بکروں سمیت حراست میں لے لیا۔ انتظامیہ کی جانب سے احمدیوں کو چاردیواری میں بھی مذہبی شعائر پر عمل کرنے کی اجازت نہ دے کر سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی واضح خلاف ورزی کی گئی۔

جماعت احمدیہ کے مرکزی ادارے کی جانب سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں کہا گیا کہ عید الاضحیٰ کے موقع پر احمدیوں کو قربانی کرنے سے زبردستی روکنے، احمدیوں کو ہراساں کرنے اور سرکاری انتظامیہ کی جانب سے ماورائے قانون اقدامات قابل افسوس اور شرمناک ہیں۔ سرکاری انتظامیہ کی جانب سے بلاجواز احمدیوں کی نظر بندی، زبردستی شورٹی بانڈز لینے اور قربانی کرنے سے روکنے کے اقدامات آئین پاکستان کے آرٹیکل 20 اور جسٹس منصور علی شاہ اور جسٹس امین الدین خان پر مشتمل سپریم کورٹ کے دو رکنی بینچ

کے 12/جنوری 2022ء کو دیے گئے فیصلے کی واضح خلاف ورزی ہیں۔ سپریم کورٹ نے Cr1.P.916-L/2021 میں قرار دیا تھا کہ احمدی اپنی چار دیواری کے اندر اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی رکھتے ہیں۔ تاہم اس سال احمدیوں کو قربانی کرنے سے روکنے کے واقعات میں گزشتہ سال کی نسبت زیادہ شدت محسوس کی گئی۔

16/جون کو مزید سات احمدیوں کو بکروں سمیت پولیس نے حراست میں لیا ہے۔ ندیم آباد ڈسکہ سیالکوٹ میں ایک احمدی اور کھوکھر کی ضلع گوجرانوالہ میں ایک احمدی، نیز تھانہ موترہ ضلع سیالکوٹ میں پانچ احمدیوں کو بکروں سمیت پولیس نے حراست میں لے لیا۔ پولیس کے یہ اقدامات سراسر غیر قانونی ہیں۔ ریلوے کالونی لاہور میں پولیس ایک احمدی کے گھر میں زبردستی داخل ہوئی اور ان کے اہل خانہ کو روایتی انداز میں ہراساں کیا۔ لودھی ننگل فیصل آباد میں پولیس ایک احمدی کے گھر زبردستی داخل ہوئی اور بکرے سمیت اسے حراست میں لے کر پولیس چوکی لے گئی اور وہاں اس احمدی کو مجبور کیا گیا کہ وہ پچاس ہزار کا بکرا پچیس ہزار میں انتہاپسندوں کو فروخت کرے۔ اس میں سے بھی چھ ہزار پولیس اہلکاروں نے خود رکھ لیے۔ گوجرانوالہ میں ایک احمدی کے گھر میں دو ماہ کا بکرا تھا جو انہوں نے پالنے کی غرض سے رکھا تھا اس احمدی کو بکرے سمیت پولیس نے حراست میں لے لیا۔ قبل ازیں چکوال میں ڈپٹی کمشنر نے بلاجواز تین احمدیوں کے ایک ماہ کے لیے نظر بندی کے احکامات جاری کیے تھے۔ گزشتہ روز سیالکوٹ میں ایک احمدی کو سات یوم کے لیے نظر بند کیا گیا ہے۔

اسسٹنٹ کمشنر قائد آباد نے گزشتہ سال ہوم ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے خط کی بنیاد پر اس سال احمدیوں کے قربانی کرنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ نیز آزاد کشمیر میں سب ڈویژنل مجسٹریٹ میرپور کی جانب سے سرکاری حکم نامہ جاری کیا گیا ہے کہ عید کے تین روز احمدی کسی قسم کا ذبیحہ یا قربانی وغیرہ نہیں کریں گے۔ اسی طرح کا حکم نامہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ کوٹلی کی جانب سے بھی جاری کیا گیا ہے جس میں یہ بھی درج ہے کہ احمدیوں پر عید الاضحیٰ کے دوران جانوروں کی قربانی کرنے اور گوشت تقسیم کرنے پر پابندی ہے۔

انتہا پسندوں کے دباؤ پر پنجاب پولیس (کی جانب سے) عید قربان کے موقع پر احمدیوں کو مسلسل ہراساں کیا گیا اور محب وطن اور پرامن احمدیوں پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ نہ تو نماز عید ادا کریں اور نہ ہی چار دیواری کے اندر قربانی کا فریضہ ادا کریں۔ مختلف اضلاع میں احمدیوں کو تھانوں میں بلا کر دھمکایا جا رہا ہے کہ اگر انہوں نے چار دیواری کے اندر بھی قربانی کی تو تحریک لبیک کے شر پسند عناصر انہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ لہٰذا احمدی اپنی سلامتی کی خاطر نماز اور قربانی کا فرض ادا نہ کریں۔

عیدِ قربان کے موقع پر احمدیوں کے خلاف تشدد کے واقعات کے امکان پر مبنی ایک تھریٹ الرٹ سرکاری اداروں کی جانب سے جاری ہونے کے بارے میں بھی معلوم ہوا ہے۔ قانون کے مطابق احمدی اپنی چار دیواری میں مذہب پر عمل کرنے کا مکمل حق رکھتے ہیں۔ پولیس اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے انہیں تحفظ فراہم کرے۔ اس وقت پاکستان بھر میں احمدیوں نے عید کے پر مسرت موقع پر عدم تحفظ محسوس کیا اور انہیں اپنی جان ومال کے تحفظ کے حوالے سے سنگین خدشات رہے۔ کیونکہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے سپریم کورٹ کے احکامات کی تعمیل کی بجائے مذہبی انتہا پسندوں کی خوشنودی کو ترجیح دی گئی۔

ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان نے کہا ہے کہ مذہب کے مقدس نام کو استعمال کرتے ہوئے انتہا پسند عناصر اور ان کی پشت پناہی کرنے والی پولیس کی جانب سے احمدیوں کے انسانی حقوق کی پامالی کے واقعات وطن عزیز کی جگ ہنسائی کا موجب بن رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ شرارت کرنے والی متعصبانہ سوچ کو مسترد کیا جائے۔ ترجمان نے مطالبہ کیا کہ حراست میں لیے گئے احمدیوں کو فوری رہا کیا جائے اور احمدیوں کی مذہبی آزادی کو یقینی بنانے کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں۔

(https://www.alfazl.com/2024/06/22/99642/)

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حِصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂِ چشمِ آریہ
- ☐ شحنۂِ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُالحق دوحصّے
- ☐ اتمامُ الحُجّۃ
- ☐ سِرُّالخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءُ الحق
- ☐ نورُالقرآن دوحصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجامِ آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللّٰہ
- ☐ تحفہ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجّۃُ النّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیم دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ الاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

احمدیہ کتب کے لئے amibookstore.us کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2024ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
جنوری یکم جنوری۔پیر	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
14-5 جنوری، جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیّت	شعبہ وصایا	جماعت
7-6 جنوری، ہفتہ تا اتوار	لوکل، معاون تنظیمیں، ریویو 2023ء، منصوبے 2024ء	لوکل و تنظیمیں	جماعت
6 جنوری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
14-12 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈرشپ کانفرنس	مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الاکرام، ڈیلس
14 جنوری، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
15 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیئر ڈے، لونگ ویک اینڈ	ریجنل	وفاقی تعطیل
20 جنوری، ہفتہ	نیشنل واقفینِ نَو (طلباء) نیشنل کیریئر ایکسپو	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔ساؤتھ ورجینیا
21 جنوری، اتوار	نیشنل واقفاتِ نَو۔نیشنل کیریئر ایکسپو	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔ساؤتھ ورجینیا
21 جنوری، اتوار	سیرۃ النبی ﷺ ڈے	ریجنل	جماعت
27 جنوری، ہفتہ	نیشنل تقسیم تبلیغی لٹریچر (Flyer Distribution)	شعبہ وقفِ نَو اور شعبہ تبلیغ	جماعت
28 جنوری، اتوار	نیشنل امورِ خارجیہ سیمینار	شعبہ امورِ خارجیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
29 جنوری، پیر	ڈے آن دی ہِل (Day on the Hill)	شعبہ امورِ خارجیہ	واشنگٹن ڈی سی
فروری 10-1 فروری، جمعرات تا ہفتہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
3 فروری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	سیاٹل، واشنگٹن
4-3 فروری، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
9 فروری، جمعہ	نیشنل تبلیغ اور میڈیا ٹریننگ	تنظیم لجنہ اماء اللہ	ورچوئل میٹنگ
11 فروری، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
11 فروری، اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصایا	ویبینار (Webinar)
17 فروری، ہفتہ	عہد وقفِ نَو اور اس کے تقاضے، 7:30 EST بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	ویبینار (Webinar)
19 فروری، پیر	پریذیڈنٹس ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
25 فروری، اتوار	مصلح موعود ڈے	لوکل	جماعت
مارچ 10-1 مارچ، جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصایا	جماعت
2 مارچ، ہفتہ	ریفریشر کورس 2024ء، دارالقضا، امریکہ	شعبہ دارالقضا	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
3-2 مارچ، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3-2 مارچ، ہفتہ تا اتوار	مقامی اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	مجلس
3 مارچ، اتوار	وقفِ جدید ویبینار، EST7 بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار (Webinar)
10-8 مارچ، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ (Mentoring) کانفرنس (LMC)	لجنہ اماء اللہ	مسجد مبارک، نارتھ ورجینیا
9 مارچ، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
9-10 مارچ، ہفتہ تا اتوار	لوکل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی	جماعت
10 مارچ، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
12 مارچ۔9 اپریل، منگل تا منگل	رمضان المبارک	لوکل	جماعت
16 مارچ، ہفتہ	وقفِ نَو اویرنَس ڈے (Awareness Day)، بوقت افطار	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	جماعت
17 مارچ، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History، 7:30-9 EST بجے شام	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار (Webinar)
19-25 مارچ، منگل تا پیر	رمضان تحریک جدید ہفتہ	شعبہ تحریک جدید	جماعت
24 مارچ، اتوار	مسیح موعود ڈے	لوکل	جماعت
اپریل 1-10 / اپریل، پیر تا بدھ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
6-7 / اپریل، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
10 / اپریل، بدھ	عید الفطر	لوکل	**جماعت**
14 / اپریل، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
26-28 / اپریل، جمعہ تا اتوار	مجلس شوریٰ، جماعت امریکہ	جنرل سیکرٹری دفتر	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
مئی 3-5 مئی، جمعہ تا اتوار	ریجنل اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	ریجنل
4-5 مئی، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4 مئی، ہفتہ	واقفینِ نَو خود کو جماعت کی خدمت کے لیے کیسے تیار کر سکتے ہیں؟ 7:30 EST بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	جماعت
12 مئی، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
17-19 مئی، جمعہ تا اتوار	باپوں اور لڑکوں کا جامعہ کینیڈا ٹرپ	شعبہ وقفِ نَو	جماعت
18 مئی، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	بوسٹن، میساچیوسٹس
19 مئی، اتوار	خلافت ڈے	لوکل	جماعت
27 مئی، پیر	میموریل ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
جون 1-2 جون، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
1-2 جون، ہفتہ تا اتوار	لوکل خدام خلافت ڈے	مجلس خدام الاحمدیہ	مجلس
1-10 جون، ہفتہ تا پیر	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
7-16 جون، جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصایا	ویبینار (Webinar)
8 جون، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
9 جون، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
15-16 جون، جمعہ تا اتوار	روحانی فٹنس (Spiritual Fitness) کیمپ (لوکل)	شعبہ تربیت	جماعت
16 جون، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History، 7:30-9 EST بجے شام	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار (Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
17جون، پیر	عیدالاضحیٰ	لوکل	جماعت
22جون، ہفتہ	وقفِ نَو کا کردار اور ذمہ داریاں EST 9-7:30 بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	ویبینار(Webinar)
30-28جون، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ امریکہ	نیشنل	رچمنڈ، ورجینیا
جولائی 4جولائی، جمعرات	یومِ آزادی		وفاقی تعطیل
7-5 جولائی، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ کینیڈا		
7-6 جولائی، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
13 جولائی، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
14 جولائی، اتوار	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
20-14 جولائی، اتوار تا ہفتہ	نیشنل یوتھ کیمپ	شعبہ تعلیم	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
28-26 جولائی، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ یوکے		
29جولائی تا 8اِگست، پیر تا جمعرات	حفظ القرآن کیمپ	شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی	
اِگست 10-1 اگست، جمعرات تا ہفتہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
4-3 / اگست، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3 / اگست، ہفتہ	وقفِ جدید ویبینار(Webinar)، 7EST بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار(Webinar)
10 / اگست، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
11 / اگست، اتوار	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
11 / اگست، اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصیت	ویبینار(Webinar)
17-11 / اگست، اتوار تا ہفتہ	نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپس (طلباء و طالبات)	شعبہ وقفِ نَو	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ (طلباء) ساؤتھ ورجینیا، ورجینیا (طالبات)
23-22 / اگست، جمعرات تا جمعہ	روحانی فٹنس (Spiritual Fitness) کیمپ	شعبہ تربیت	جماعت
25-23 / اگست، جمعہ تا اتوار	نیشنل شوریٰ خدام الاحمدیہ	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
ستمبر 30 / اگست تا یکم ستمبر، جمعہ تا اتوار	MSLM24 کانفرنس	AAMS, AWSA,AMMA , IAAAE	آرلینڈو، فلوریڈا
31 / اگست تا 2 ستمبر، ہفتہ تا پیر	لیبر ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
8-7 ستمبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
8 ستمبر، اتوار	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
22-13 ستمبر، جمعہ تا اتوار	وصیت عشرہ	شعبہ وصایا	جماعت
14 ستمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	کولمبس، اوہائیو
15 ستمبر، اتوار	قرآن اینڈ سائنس سمپوزیم، یو ایس اے	AAMS	TBD
21 ستمبر، ہفتہ	نیشنل تربیت اور طاہر اکیڈمی کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
30-21 ستمبر، ہفتہ تا پیر	تحریکِ جدید عشرہ	شعبہ تحریکِ جدید	جماعت
22 ستمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیئے۔ 7:30-9:00 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	ویبینار (Webinar)
اکتوبر 10-1 / اکتوبر، منگل تا جمعرات	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
6-4 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	شوریٰ انصاراللہ اور نیشنل اجتماع	نیشنل مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
6-5 / اکتوبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
13-11 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	نیشنل اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12 / اکتوبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ساؤتھ ورجینیا
13 / اکتوبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
14-12 / اکتوبر، ہفتہ تا پیر	کولمبس ڈے لانگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
27-26 / اکتوبر، ہفتہ تا اتوار	نیشنل تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی	غیر فیصلہ کن
نومبر 3-2 نومبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3 نومبر، اتوار	نیشنل ایجوکیشن ایکسیلنس ڈے	شعبہ تعلیم	جماعت
10-8 نومبر، جمعہ تا اتوار	مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ	لجنہ اماء اللہ	مسجد محمود، ڈیٹرائٹ، مشی گن
9 نومبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
10 نومبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
16 نومبر، جمعرات تا اتوار	ریجنل وقفِ نَو اجتماعات۔ 16 ریجنز	شعبہ ریجنل وقفِ نَو	جماعت
28 نومبر تا یکم دسمبر، جمعرات تا اتوار	تھینکس گِوِنگ (Thanksgiving) لانگ وِیک اینڈ		وفاقی تعطیل
دسمبر 10-1 دسمبر، اتوار تا منگل	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
8-7 دسمبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
7 دسمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
7 دسمبر، ہفتہ	وقفِ جدید ویبینار (Webinar)، 7EST بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار (Webinar)
8 دسمبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
15-13 دسمبر، جمعہ تا اتوار	فضلِ عمر قائدین کانفرنس / اطفال ریفریشر کورس	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
22-13 دسمبر، جمعہ تا اتوار	وصیت عشرہ	شعبہ وصایا	جماعت
14 دسمبر، ہفتہ	جامعہ انسپیریشن، اورینٹیشن کیمپ اور ورچوئل اوپن ہاؤس	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔ دورانیہ 3 گھنٹے
15 دسمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیئے۔ 7:30-9:00 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	ویبینار (Webinar)
15 دسمبر، اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصیت	ویبینار (Webinar)
25 دسمبر، بدھ	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل
29-27 دسمبر، جمعہ تا اتوار	ویسٹ کوسٹ جلسہ سالانہ (ممکنہ تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو، کیلیفورنیا

The Pledge of Allegiance

عہدِ وفاداری

امریکن پرچم سے وفاداری کا عہد انگریزی زبان میں ہے اور ہر امریکی اسے انہی معین الفاظ میں دہرا کر اظہارِ وفاداری کرتا ہے۔

یہ عہد اگست 1892ء میں سوشلسٹ وزیر فرانسس بیلامی (1855-1931) نے لکھا تھا۔ جو 8 ستمبر 1892ء کو The Youth's Companion میں شائع ہوا۔ فرانسس بیلامی کا خیال تھا کہ یہ عہد کسی بھی ملک کے شہری استعمال کر سکیں گے۔

یہ عہد ان الفاظ پر مشتمل تھا:

"I pledge allegiance to my Flag and the Republic for which it stands, one nation, indivisible, with liberty and justice for all."

اس کا اردو میں مختصر مفہوم یہ ہے کہ میں اپنے پرچم اور اس جمہوریہ سے وفاداری کا عہد کرتا ہوں جس کا یہ ایک قومی نشان ہے ایسی قوم جو ایک یعنی متحد ہے، نا قابلِ تقسیم ہے اور سب کے لیے آزادی اور انصاف کی علمبردار ہے۔

1923ء میں اس عہد میں "the Flag of the United States of America" یعنی ریاستہائے متحدہ امریکہ کا پرچم۔ کے الفاظ کا اضافہ کیا گیا:

"I pledge allegiance to the Flag of the United States of America and to the Republic for which it stands, one nation, indivisible, with liberty and justice for all."

1954ء میں صدر آئزن ہاور نے کانگریس کو اس بات کی طرف آمادہ کیا کہ وہ پرچم سے وفاداری کے اس عہد میں "under God," یعنی 'خدا کے نیچے' کے الفاظ بھی شامل کرے۔ ان تبدیلیوں کے ساتھ 31 الفاظ پر مشتمل عہد کی موجودہ شکل یوں ترتیب پائی:

"I pledge allegiance to the flag of the United States of America, and to the republic for which it stands, one nation under God, indivisible, with liberty and justice for all."

بعد ازاں پرچم کوڈ کے سیکشن 4 کے مطابق اس عہد کے پڑھنے یعنی دہرانے کے آداب وضع ہوئے یعنی عہد دُہراتے وقت پرچم کی طرف رُخ کرنا، دایاں ہاتھ دل پر رکھنا۔ وردی میں نہ ہونے کی صورت میں غیر مذہبی ہیڈ ڈریس یعنی ٹوپی وغیرہ کو دائیں ہاتھ سے اتار کر اسے بائیں کاندھے پر رکھنا جبکہ ہاتھ دل پر ہو۔ باوردی اشخاص عہد کے دوران پرچم کی طرف رُخ کیے خاموش رہیں اور ملٹری سیلوٹ کریں۔

سیلوٹ کے انداز یعنی اس میں بازو اور ہتھیلی کی حرکات کے قواعد وضع ہوئے۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد اس میں پھر تبدیلی آئی اور اب عہد کرنے والا اپنا دایاں ہاتھ دل پر رکھے پورا عہد دہراتا ہے۔
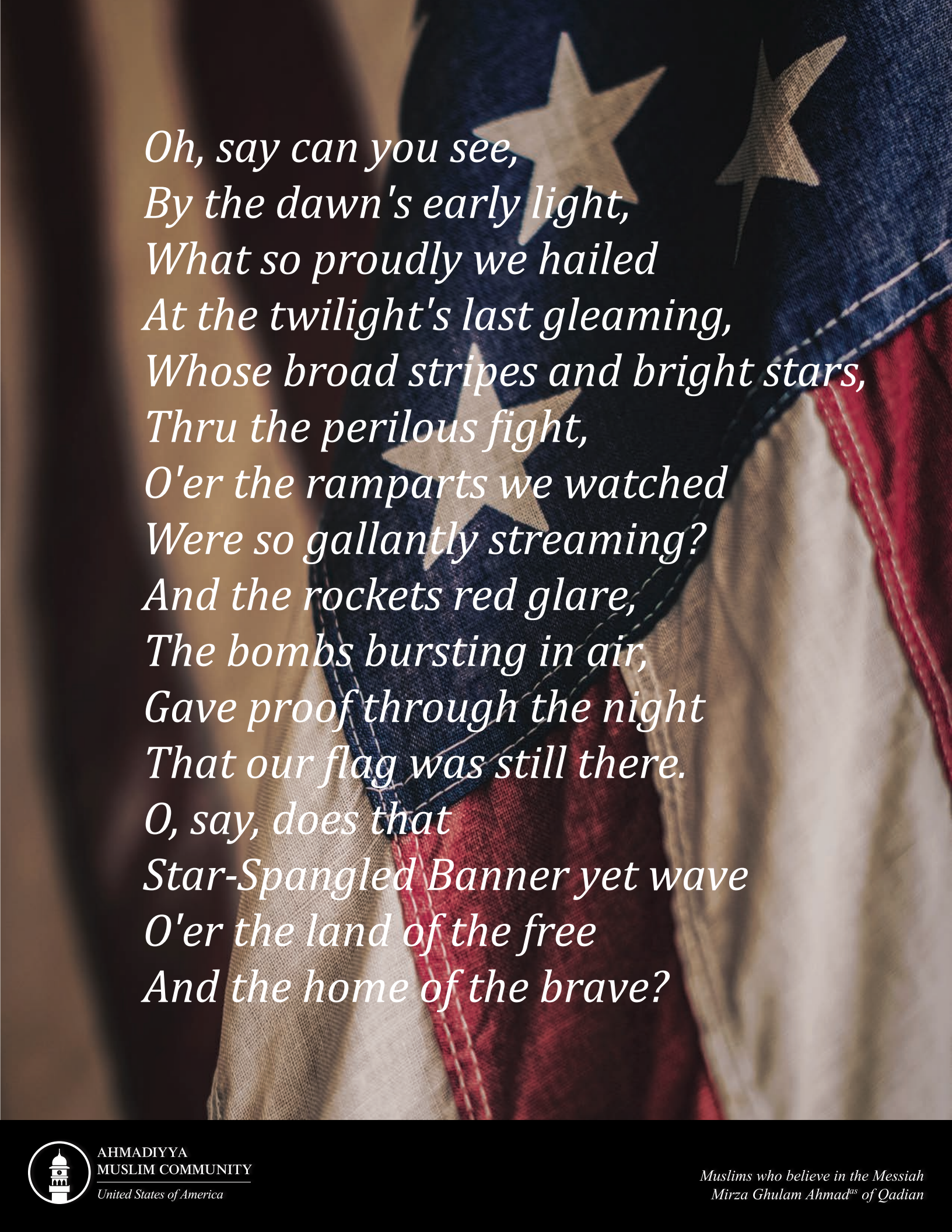
تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجیے: https://www.ushistory.org/documents/pledge.htm

DOWNTOWN
God Bless
AHMADIYYA
MUSLIM COMMUNITY
United States of America

"LOVE OF ONE'S COUNTRY OF
RESIDENCE IS PART OF FAITH."
MuslimsForPeace.org

Oh, say can you see,
By the dawn's early light,
What so proudly we hailed
At the twilight's last gleaming,
Whose broad stripes and bright stars,
Thru the perilous fight,
O'er the ramparts we watched
Were so gallantly streaming?
And the rockets red glare,
The bombs bursting in air,
Gave proof through the night
That our flag was still there.
O, say, does that
Star-Spangled Banner yet wave
O'er the land of the free
And the home of the brave?

Muslims who believe in the Messiah
Mirza Ghulam Ahmad[as] of Qadian